عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد۴ ـ شمارہ ۳۰

ایک سانپ نے انسان کو ہلاکت سے بچالیا

قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان کیا فرق ہے

حضرۃ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی ایک معرکۃ الآراء تقریر

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون : ۲۷۱۸۴۲، ۲۷۱۸۹۴، ۲۷۱۸۴۰

پاک شاہین

کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۳۰

۲۸ ربیع الثانی تا ۵ جمادی الاول ۱۴۰۶ھ

بمطابق

۱۰ تا ۱۶ جنوری ۱۹۸۶ء

مجلس مشاورت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا منظور احمد نعمانی	بھارت
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار	فرانس

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک

سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے

سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۶۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ / ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ / کروڑ	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لی اللہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

القاديانية فئة كافرة .. ولا يجوز للمحكمة ان تناقش هذا الأمر

بعث الدكتور فهد محمد النصار مدير مكتب الرابطة بامريكا وامين المجلس القارى للمساجد بامريكا ببرقية تاييد للمجلس القضائى الإسلامي في جنوب افريقيا بتاييد عدم اختصاص المحكمة العليا في كيب تاون بنظر قضية الاستئناف التي رفعتها طائفة ما تسمى بالاحمدية او القاديانية بشان دعوة اعتبارها فئة مسلمة يحق لها دخول مساجد المسلمين ودفن موتاها في المقابر الخاصة بالمسلمين . وفيما يلى نص البرقية .

فضيلة الشيخ نظيم محمد الامحان
رئيس مجلس القضاء الإسلامي

لا يحق للمحكمة العليا في كيب تاون ولا لاي مؤسسة علمانية اخرى النظر في قضية اعتبار شخص او طائفة مسلمة او غير مسلمة نظرا لجهلها بقواعد الشريعة واسس الفقه الإسلامي الذي يتطلبه البت في الموضوع .

وقد ثبت بادلة قطعية من الكتاب والسنة على اعتبار رسول الله محمد عليه افضل الصلاة وازكى التسلم خاتم الرسل واعتبار اي شخص يدعى النبوة بعد النبي محمد صلى الله عليه وسلم كافرا لمخالفته تلك النصوص القرانية والاحاديث النبوية وتدخل الطائفة الاحمدية او القاديانية في هذا الاطار مما يجعلها فئة غير مسلمة ولذا يجب معاملتها على اسس ذلك والله ولى التوفيق

ومما يجدر بالذكر ان علماء المسلمين ومفكريهم وممثلى المنظمات الاسلامية ووزراء الاوقاف والشئون الإسلامية اجمعوا على ان طائفة القاديانية او الاحمدية طائفة ضالة وخارجة عن الإسلام لا يحق لها دخول مساجد المسلمين ولا حتى دفن موتاها في المقابر الخاصة بالمسلمين

ترجمہ :

ڈاکٹر فہد محمد النصار صاحب امریکہ میں رابطہ عالم اسلامی کے ڈائرکٹر اور مساجد کی مجلس القاری کے سیکرٹری جنرل انہوں نے جنوبی افریقہ کی اسلامی عدالتی انجمن کو ایک تائیدی برقیہ ارسال کیا ہے جس میں اس بات پر زور دیا ہے کہ کیپ ٹاؤن کی عدالت عالیہ اس کی مجاز نہیں ہے کہ اپیل کے اس مقدمہ میں اپنا فیصلہ صادر کرے جسے احمدیہ یا قادیانی نامی جماعت نے اس لئے دائر کیا تھا کہ اسے ایک مسلمان فرقہ مانا جائے۔ تاکہ اسے اس بات کا حق حاصل ہو کہ یہ مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہو سکے اور اپنے مردوں کو مسلمانوں کے لئے مخصوص قبرستانوں میں دفن کر سکے۔ اس برقیہ کا متن ذیل میں مذکور ہے۔

اسلامی عدالتی انجمن کے صدر جناب شیخ نظیم محمد الامحان فرماتے ہیں کہ نہ تو کیپ ٹاؤن کی عدالت عالیہ کو اور نہ کسی دوسرے دنیادار ادارے کو اس قضیہ میں فیصلہ کرنے کا حق ہے کہ کوئی شخص یا کوئی جماعت مسلمان ہے یا غیر مسلم ہے۔ اس لئے کہ عدالت یا ادارہ اسلامی شریعت کے اصول اور اسلامی فقہ کے بنیادوں سے نابلد ہے جن کی روشنی ہی میں اس موضوع پر حتمی فیصلہ صادر کیا جا سکتا ہے۔

قرآن کریم اور سنت مطہرہ کے قطعی دلائل سے ثابت ہو چکا ہے کہ محمد رسول اللہ علیہ افضل الصلوٰۃ وازکی التسلیم خاتم الرسل ہیں اور اگر کوئی شخص نبی اللہ محمد صلی اللہ علیہ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ کافر و مرتد ہے کیونکہ وہ قرآن کریم و احادیث مطہرہ کے نصوص کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ یا قادیانیہ اسی زمرہ میں آتی ہے جسکی وجہ سے وہ ایک غیر مسلم جماعت بن جاتی ہے لہذا واجب ہے کہ اس کے ساتھ اسی بنیاد پر (یعنی کافر و مرتد کی حیثیت سے) معاملات کئے جائیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مسلمان علماء و مفکرین اسلامی انجمنوں کے نمائندے، اسلامی امور اور اوقاف کے وزراء اس بات پر بالکل متفق ہیں کہ قادیانی جماعت ایک گمراہ اور اسلام سے باغی جماعت ہے۔ اسے کوئی حق نہیں کہ مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہو یا مسلمانوں کے لئے مخصوص قبرستانوں میں اپنے مردوں کو دفن کرے۔

ارتداد کی سزا نافذ کرکے مرتدین کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کو روکا جائے

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) مرکزی ہدایات کے مطابق قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور حکومت کی جانب سے سرد مہری کے خلاف ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا ضلع ڈیرہ کے غیور مسلمانوں نے بھی مرکزی ہدایت پر لبیک کہتے ہوئے مساجد میں احتجاجی قرار دادیں منظور کیں۔ اور حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کا ابھی تک کچھ نہیں بنا کسی قادیانی کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی گئی ہے۔ مسلسل قرار داد اور احتجاج کے باوجود حکومت کوئی ایکشن نہیں لے رہی۔ ہم ترمیم مجبوراً منفی سوچ سوچنے پر مجبور ہونگے لہذا فی الفور اس مسئلہ کو حل کر کے امت محمدیہ کی پریشانی دور کی جاوے۔

قادیانیوں کی نگرانی کی درخواست مسترد

گوجرانوالہ (ایڈیشنل سیشن جج میر محمد انور لودھی نے سٹی مجسٹریٹ کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے قادیانیوں کی نگرانی کی درخواست مسترد کر دی سٹی مجسٹریٹ میر حسین بخش عراقی کی عدالت میں قادیانی عبدالرحمٰن اور محمد حیات وغیرہ کے خلاف اسلام کی توہین اور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر مقدمہ زیر سماعت ہے عدالت میں ملزموں کے وکلا نے درخواست دائر کی کہ یہ مقدمہ قابل

باقی ص۲۶ پر

موریشش میں ایک اسلامی مرکز کا افتتاح

موریشش (احمد صالح مجاہد) عالیجناب سید اسماعیل دوکری صاحب نے جو رابطہ عالم اسلامی کے نمائندے ہیں حال ہی میں بمقام فران ابوا۔ موریشش ایک سماجی اسلامی مرکز کا افتتاح کیا ہے جو بانی پاکستان محمد علی جناح کے نام نامی سے موسوم ہے۔ افتتاحی تقریب میں، وزیر اعظم اور نائب جناب خلیل بامول سفیر پاکستان جناب اقبال قادر اور عوام کی ایک بڑی تعداد نو شریک ہوئی۔

وزیر اعظم موریشش جناب اینرود جگناتھ نے رابطہ اور اسکی کارگزاریوں کی تعریف کی جو موریشش کی ثقافتی ترقی میں مددگار ثابت ہوئیں۔

جناب اقبال قادر نے فران ابوا کے باشندوں کا ان کی پاکستان کی محبت کے لئے شکریہ ادا کیا۔

ادھر جناب اسماعیل دوکری صاحب نے مسلمانوں کی جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جس نے رابطہ پر اپنے اعتماد کی بنا پر رابطے کے نمائندے کو اس مرکز کے افتتاح کے لئے مدعو کیا دراں حالیکہ اس نے (رابطہ نے) اس مرکز کی تکمیل میں کوئی مالی مدد نہیں کی۔ جناب دوکری نے یہ بھی فرمایا کہ رابطہ صداقت اور اعتماد کے ان جذبات کی قدر کرتا ہے جو موریشش کے مسلمان رابطہ کے لئے اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ انھوں نے یہ وعدہ بھی کیا کہ مرکز کے لئے ہر قسم کی خدمت فراہم کریں گے، جیسے کہ قرآن پاک کے نسخوں، اسلامی کتابوں اور ضروری دستاویزات کی شکل میں بھی کیوں نہ ہو۔

گومل یونیورسٹی میں سیرت کانفرنس

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) جمعیۃ طلباء اسلام گومل یونیورسٹی کے زیر اہتمام تاریخ ساز سیرت کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں ضلع بھر کے طلباء نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کی صدارت یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب الحاج محمد جمیل سیٹھی نے کی۔ اس عظیم الشان سیرت کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے جناب حسین شاہ مدنی طالب علم فزکس ڈیپارٹمنٹ نے کیا، اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد شعیب گنگوہی جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام گومل یونیورسٹی نے انجام دیئے۔ اور پھر صدر جمعیۃ گومل یونیورسٹی جناب عبدالقدوس صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا اور کہا کہ ہم تمام مہمانان گرامی کو گومل یونیورسٹی میں خوش آمدید کہتے ہیں اور انھوں نے سیرت النبی پر مختصر روشنی ڈالی کانفرنس سے جناب ہدایت الرحمن (ناظم) صدر جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد مولانا السید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب نے بھی خطاب کیا۔

ضلع اٹک میں یوم احتجاج منایا گیا

مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر بروز جمعہ ضلع اٹک میں یوم احتجاج منایا گیا۔ اس سلسلے میں مختلف مساجد میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں احتجاجی قراردادیں پاس کی گئیں۔ جن میں ساہیوال اور سکھر میں قادیانی جارحیت کے مقدمات کے فیصلے سنانے کا مطالبہ کیا گیا۔ نیز اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش ارتداد کی شرعی سزا کو نافذ کرنے اور قادیانی جماعت کے خلاف قانون قرار دینے کے مطالبات کے علاوہ مطالبہ کیا گیا کہ انجمن احمدیہ کی جائیداد کو بحق سرکار ضبط کیا جائے تعلیمی اداروں کے فارموں اور سرٹیفکیٹوں میں حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے کالم کا اضافہ کیا جائے۔ قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد سے مختلف کی جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد کرایا جائے۔ نیز قادیانیوں کی ربوہ کی سکنی اراضی کے غیر قانونی انتقال کی تحقیقات کرا کے اس کو کینسل کر کے ربوہ کشتی قابضین کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

مولانا جمال اللہ الحسینی کا کرکی میں خطاب

کرکی پاک گزشتہ جمعۃ المبارک کے موقعہ پر مرکزی مبلغ اور فاتح کرکی جناب حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی نے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بیقرار دیا کہ مرکزی جامع مسجد بخاری کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مولانا اسلم قریشی کیس کے سلسلے میں امت محمدیہ کی پریشانی کا احساس کرے۔ ارتداد کی شرعی سزا کو قانون کا درجہ دیا جائے۔ قادیانیوں کو فوج و سول کے کلیدی عہدوں سے فوری برطرف کیا جائے۔ ان کی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد سے مختلف کی جائے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے کیونکہ یہ حکومت کا قانونی و اخلاقی فرض ہے ساہیوال و سکھر شہداء کیس مارشل لاء میں سماعت ہونے کے باوجود ان کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اس کا اعلان کر کے مسلمانوں کی پریشانی کو دور کیا جائے۔

باہو کھوسہ میں ختم نبوت پر انعامی تقریری مقابلہ

باہو کھوسہ (نمائندہ ختم نبوت) تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ کی جانب سے یہاں ختم نبوت کے عنوان پر انعامی مقابلہ ہوا مقامی تنظیم کے صدر جناب نیاز احمد جنگلانی نے صدارت کی مہمان خصوصی مولانا محمد رحیم، مولانا عبدالخالق، حافظ محمد نواز، ماسٹر واحد بخش، غلام مصطفیٰ صاحب اور ڈاکٹر عبدالغنی انصاری تھے یہ مقابلہ تقریری تھا جس میں عبدالخالق سیال، دین محمد بہار خان، امان اللہ، اختر محمد شاہنواز، محراب مہراب، حسین احمد، محمد صدیق، بشیر احمد اور عبدالشکور نے خطاب کیا۔ انعام حاصل کرنے والے نوجوانوں کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ دین محمد، عبدالخالق سیال، نذر محمد، عبدالشکور، امان اللہ، مقامی راہنما قاری سعید احمد نے انعامات تقسیم کئے تنظیم کے محبوب قائد نیاز احمد جنگلانی نے بعد میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ (فرید کھوسہ ناظم اطلاعات)

ساھیوال میں دفتر ختم نبوۃ کا افتتاح

ایمان افروز اور روح پرور تقریب

حضرت امیر مرکزیہ کی شرکت

ساہیوال سے حافظ محمد طارق مسعود نمائندہ ختم نبوت کی خصوصی رپورٹ

یوں تو ساہیوال میں مسئلہ ختم نبوت کے سلسلہ میں حضرت خواجہ خان محمد صاحب امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان متعدد بار تشریف لائے مگر اس دفعہ آپ کی آمد بہت ہی اہم اہمیت کی حامل تھی جب سے ساہیوال میں مرزائیوں نے تین مسلمانوں کو شہید کر دیا تھا مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین شدید ضرورت محسوس کر رہے تھے کہ مجلس کا کام کرنے والے اس سطح پر کام کریں کہ ان کا رابطہ مرکز سے رہے۔

اس سلسلہ میں ملک کے مشہور دینی مدرسہ جامعہ علوم شرعیہ میں ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں شہریوں کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا قاری عالمگیر صاحب نے وجد آفریں تلاوت فرمائی۔ اجلاس کی صدارت امیر مرکزیہ فرما رہے تھے۔ جامعہ علوم شرعیہ کے مہتمم حضرت علامہ غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو کام لگایا ہے اور ہم سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ہم ان پر انشاء اللہ پورا اتریں گے۔ جو ہدایات بھی وقتاً فوقتاً مجلس کی طرف سے جاری ہوں گی ان پر عمل کیا جائے گا اور بہترین خطوط پر مثبت طریقہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام کیا جائے گا۔ حضرت علامہ صاحب نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مرزائی اسلامی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں اور بین الاقوامی طور پر پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ پاکستان میں ہمیں کلمہ پڑھنے اور اذان دینے سے روکا جاتا ہے مرزائیوں کی مکروہ چالوں سے آگاہ ہونے کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو کر کام کریں اور مجلس تحفظ ختم نبوت ہی ملک کی واحد جماعت ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کو بچانے اور مرزائی پروپیگنڈہ کا مثبت جواب دے رہی ہے۔

اس کے بعد مبلغ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب سے درخواست کی گئی تو مولانا اللہ وسایا یوں گویا ہوئے کہ یہ میری سعادت ہے کہ میں آج ساہیوال کی اس مشہور دینی ادارہ میں اپنے اساتذہ کی موجودگی میں کچھ کہنے کی جسارت کر رہا ہوں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مولانا نے کہا مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت یہ ہے کہ سلسلہ نبوت اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرما دیا خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے اور سب کے بعد میں نبی ہوں جس طرح حضرت آدم سے قبل کوئی نبی نہیں تھا اسی طرح میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مسئلہ ختم نبوت ہی وہ واحد مسئلہ ہے جسے سمجھانے کے لیے اللہ پاک نے ایک سو آیتیں نازل فرمائیں اور اس مسئلہ کو سمجھانے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۰۰ سو سے زائد احادیث بیان فرمائیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت کا اجماع جس مسئلہ پر ہوا وہ یہی مسئلہ ختم نبوت ہے اس سے معلوم ہوا کہ امت مسلمہ سب کچھ برداشت کر سکتی ہے مگر جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ۱۴۰۰ سال سے طے شدہ بات ہے کہ کبھی بھی کسی مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا گیا اور نہ ہی کیا جائے گا۔

آپ نے کہا کہ مدعی نبوت اور مرتدین یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل کیوں ہے تو میں عوام سے پوچھتا ہوں کہ حکومت وقت کے باغی کی سزا قتل کیوں ہے اگر حکومت وقت کا باغی واجب القتل ہے تو اللہ اور اس کے رسولؐ کا باغی واجب القتل کیوں نہیں۔ کیا اسلام کسی عیسائی کو قتل کرتا ہے یہودی، سکھ، ہندو کو قتل کرتا ہے ان کو اسلام قتل نہیں کرتا بلکہ برداشت کرتا ہے ان کو تحفظ دیتا ہے ان کے جان و مال کا ضامن بنتا ہے۔ مگر نہ جھوٹے نبی کو برداشت کرتا ہے اور نہ اس کے پیروکاروں کو برداشت کرتا ہے مولانا اللہ وسایا نے اپنے اور امیر مرکزیہ کے غیر ملکی دورے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی آج برطانیہ میں پناہ لے رہے ہیں بلاشبہ حقیقت یہ اپنی ماں کی گود میں پناہ گزیں ہوئے ہیں۔ اگر مرزائیوں نے اپنے انجام کو پہنچنے کے لیے برطانیہ کو چن لیا ہے تو ہم تیار بیٹھے ہیں کہ ہم [illegible] ہیں کہ مرزائی برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہیں مگر مسلمان محمد عربی کی ختم نبوت اور ختم رسالت کی خاطر مرزائیوں سے ہر جگہ اور ہر مقام پر جنگ لڑ رہے ہیں اور لڑتے رہیں گے

برطانیہ ہی نہیں بلکہ دنیا کے ہر خطے پر مرزائیوں کا مقابلہ کیا جائے گا ہم آج بھی فخر ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے اس قول کو نہیں بھولے کہ مرزائیو اگر تم چاند پر بھی اپنا دفتر بناؤ گے تو محمد علی وہاں بھی ختم نبوت کا دفتر بنائے گا اور تمہارا مقابلہ کرے گا آج بحمد اللہ فخر ملت کی بات پوری ہو رہی ہے کہ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں ختم نبوت کا دفتر نہ ہو اور جہاں فکر اور مقصد ختم نبوت نہ پہنچا ہو برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا مولانا مقبول احمد صاحب جو آپ کے ساہیوال سے تعلق رکھتے ہیں اور جامعہ علوم شرعیہ کے رکن رکین ہیں انہوں نے برطانیہ میں ختم نبوت کانفرنس کے لیے بہت کام کیا گلاسگو میں جامع مسجد جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے. گلاسگو میں اللہ کا گھر واقعی ایسا بنایا ہے کہ دل خوش ہو جاتا ہے وہاں سے گلاسگو میں ختم نبوت کے سلسلہ میں تین کامیاب اجتماع ہوئے حضرت والا خواجہ خان محمد صاحب بھی گلاسگو تشریف لے گئے اسی طرح پورے برطانیہ میں ہمارا مشن کامیاب رہا اور آج اللہ کے فضل و کرم سے آپ کے ساہیوال میں عرصہ دراز کے بعد حضرت علامہ غلام رسول صاحب کی سرپرستی میں ختم نبوت کا دفتر اور جماعت کو منظم کیا جا رہا ہے آپ ان حضرات سے ضرور بالضرور تعاون فرمائیں یہ اجلاس شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

دفتر کا افتتاح

امیر مرکزیہ اور دیگر احباب عصر کے بعد فرید ٹاؤن ساہیوال میں تشریف لے گئے امیر مرکزیہ عصر سے مغرب تک دفتر ختم نبوت میں کارکنان ختم نبوت سے باتیں کرتے رہے آپ نے کہا کہ میرے لیے اس دفتر کا آغاز بے حد خوشی کا باعث ہے مولانا عبدالمجید چشتی صاحب جو کہ مدینہ مسجد فرید ٹاؤن کے خطیب ہیں اور مجلس تحفظ ختم نبوت فرید ٹاؤن کے امیر بھی ہیں نے حضرت کو بتایا کہ فرید ٹاؤن میں مرزائیوں کے کافی گھر ہیں اور مسلمان ان کی شادیوں پر بلا چلے جاتے ہیں مگر جب انہیں بتایا جائے کہ مرتدوں کے ساتھ کھانا جائز نہیں تو بہت پریشان ہوتے ہیں اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ یہاں دارالمطالعہ قائم کیا جائے اور اسی دفتر میں لائبریری کا قیام بھی تجویز کیا ہے۔

حضرت والا نے دعائیں دیتے ہوئے کہا آپ کام کریں اللہ تعالیٰ آپ کے معاون اور مددگار ہیں یہ کام مسلمانوں کے ایمانوں کو بچانے کے لیے بہت ضروری ہے نماز مغرب کے فوراً بعد حضرت امیر مرکزیہ جامعہ علوم شرعیہ کی شاخ مدرسہ تحفیظ القرآن فرید ٹاؤن میں ہی ختم قرآن کی ایک تقریب میں تشریف لے گئے اور مدرسہ کا معائنہ فرمایا حضرت والا مدرسہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے رات بعد نماز عشاء جلسہ عام ہوا جس کا اہتمام اراکین ختم نبوت نے نہایت جانفشانی سے کیا تھا خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے جنرل سکریٹری چوہدری عبداللطیف نے بہت محنت کی. اس جلسہ عام میں امیر مرکزیہ نے صدارت کی مولانا اللہ وسایا مبلغ ختم نبوت نے اور حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی جامعہ اشرفیہ لاہور نے مفصل خطاب کیا

دوسرے روز حضرت امیر مرکزیہ چند لمحات کے لیے جامعہ رشیدیہ تشریف لے گئے اور واپسی پر جاتے ہوئے حضرت جامعہ انوار رحمت میں ایک گھنٹہ کے لیے رکے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور محفل ختم قرآن منعقد ہوئی متعدد طلبہ سے قرآن پاک سنا یاد رہے کہ مدرسہ جامعہ انوار رحمت حافظ الحاج سید نذر محمد شاہ صاحب کی سرپرستی میں چل رہا ہے اور حضرت خواجہ خان محمد صاحب نے آپ کے حسن انتظام کی تعریف کی. حضرت والا نے تمام مدارس عربیہ کی رائے یک پر مدارس کی اچھی تعلیم اور اچھے انتظام کو سراہا اور مزید ہمت اور کوشش کی تلقین کی اور یوں قافلہ ختم نبوت ساہیوال سے کمالیہ کو روانہ ہوا۔

تنظیم تحفظ ختم طلبہ باموکوسہ کا انتخابی اجلاس

تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ باموکوسہ کا انتخابی اجلاس وادی مہران کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ انوار العلوم میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا عبدالخالق صاحب نے کی. مندرجہ ذیل عہدہ دار مقرر ہوئے۔

صدر نیاز احمد بنگلانی نائب صدر بشیر احمد طوپا جنرل سکریٹری قاری بیبو [illegible] کوسہ پریس سکریٹری جناب نیاز احمد کھوسہ خازن مشتاق احمد کھوسہ [illegible] سکریٹری جناب عبدالخالق صاحب، نگران اعلیٰ جمیل احمد بروہی۔

سندھ میں قادیانیوں کو لگام دی جائے

باموکوسہ (نمائندہ ختم نبوت) قادیانیوں کی مسلسل بڑھتی ہوئی جارحیت کی وجہ سے غیور مسلمانوں کو مجبوراً میدان میں آنا پڑے گا۔

جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی نے ضلع جیکب آباد میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ آٹھ سالوں سے قادیانیوں کی جارحیت مسلسل بڑھتی جا رہی ہے اس کا [illegible] مولانا اسلم قریشی مولانا حبیب اللہ قاری بشیر اور اظہر رفیق کی شہادت اور مسجد منزل گاہ سکھر میں بم کے دھماکے سے دو مسلمانوں کی شہادت اور متعدد مسلمانوں کے زخمی ہونے والے واقعہ سے لگتا ہے میں علامہ شاہ صاحب نے کہا کہ قادیانی غنڈوں کو فوراً لگام دی جائے جتنے بھی قادیانی جس کیس میں ملوث ہیں انہیں بلا تاخیر عبرتناک سزا دے کر مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے اس جلسے سے قاری شیر افضل خان نیاز احمد بنگلانی و دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

حکومت قادیانی آرڈیننس پر عمل کرائے

ختم نبوت لیگ فورس کنری کے اطلاعات نشریات کے سکریٹری جناب قمر تبسم نے صدر ضیاء الحق اور وزیر اعظم جونیجو سے اپنے بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ حکومت قادیانیوں سے جاری کردہ قادیانی آرڈیننس پر عمل درآمد کرائے اور اگر حکومت اس معاملے میں آنا کانی ہی سے لیں اور لاچار ہے اور اس سے حالات خراب ہوئے تو اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

صدائے ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جیئے سندھ اور قادیانی

صوبہ سندھ میں جیئے سندھ کے نام سے ایک تنظیم موجود ہے۔ جس کے بانی مبانی جناب جی ایم سید صاحب ہیں۔ اخبارات میں ان کے نظریات چھپتے رہتے ہیں لامذہب تو اسلام کے بارے میں اچھے نظریات رکھتے ہیں اور نہ ہی ملک کے بارے میں ان کے عزائم اچھے نظر آتے ہیں۔ جناب جی ایم سید کے جو نظریات ہیں وہی ان کے پیروکاروں اور عقیدت مندوں کے ہیں ان کے پیروکاروں اور عقیدت مندوں نے صوبہ سندھ میں طبقاتی منافرت پیدا کرنے اور بھائی کو بھائی سے لڑانے میں اہم رول ادا کیا ہے ہمارے ملک میں بیشمار سیاسی جماعتیں موجود ہیں۔ ان میں اکثر و بیشتر ملکی سطح کی ہیں ظاہر ہے کہ جو جماعتیں ملکی سطح پر کام کرنا چاہتی یا کام کر رہی ہیں خواہ وہ کالعدم ہیں لیکن انہیں اپنے دستور و منشور میں ہر صوبے کے عوامی جذبات، خیالات اور احساسات کا لحاظ رکھنا ہوگا وہ صوبہ پرستی، طبقاتی منافرت برادری سسٹم اور لسانی عصبیت سے ہٹ کر ہی ملک کے چاروں صوبوں میں مقبولیت حاصل کر سکتی ہیں ——— بدقسمتی سے جیئے سندھ کی بنیاد صرف صوبہ پرستی اور لسانی عصبیت پر مبنی ہے بلکہ اس کے کارکن و لیڈر مذہب کے بارے میں بھی اچھی رائے نہیں رکھتے۔ وہ اپنا لیڈر راجہ داہر کو سمجھتے ہیں اور اسلام کے جن جانباز سپاہیوں نے محمد بن قاسمؒ کی قیادت میں صوبہ سندھ میں اسلام کی شمع روشن کی انہیں لٹیرے، قاتل اور ظالم جیسے القابات سے یاد کرتے ہیں ——— جیئے سندھ سے وابستہ افراد انتہائی قلیل تعداد میں ہیں اور اسی کی وجہ صوبہ سندھ کے غیور اور مجاہد عوام کی اسلام سے گہری وابستگی حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق اور علماء حق سے ان کا تعلق ہے ——— صوبہ سندھ کے عوام کی مذہب سے جو دلی وابستگی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صوبہ میں متعدد قادیانی مرتدوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کو اس لئے ٹھکانے لگا دیا گیا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے مقابلے میں انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پرچار کرتے تھے۔ یہ ان کا دلی عشق اور جذبہ ہے کہ جس کے مقابلے میں انہوں نے قانون کو ہاتھ میں لے کر غازی علم دین شہید ہی نہیں بلکہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت کو زندہ کر دیا۔ اس سے ہمارا مقصد قطعاً یہ نہیں کہ ہم صوبہ سندھ کے عوام کو ایسا کرنے پر اکسا رہے ہیں ہم ملکی قانون کا دل سے احترام کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ تمام مکاتب فکر پر مشتمل مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنماؤں اور قائدین نے ابھی تک ایسا کوئی فعل نہیں کیا جو قانون کے منافی ہو۔ صوبہ سندھ جو کچھ ہوا اور جس نے کیا۔ عشق رسول اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبے سے سرشار ہو کر کیا ہے۔ اور یہی وہ پریشانی ہے جو مرزا طاہر سمیت پوری دنیا کے قادیانیوں کو کھائے جا رہی ہے۔ اور وہ صوبہ سندھ میں سہارے تلاش کرتے پھرتے ہیں اور وہ جیئے سندھ کا ہے۔

پچھلے دنوں لندن میں قادیانیوں کا جلسہ ہوا تھا اس میں مرزا طاہر نے جو تقریر کی اس کے کیسٹ موجود ہیں وہ تقریر یہاں کے اخبارات کے علاوہ قادیانی رسائل "لاہور" وغیرہ میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ مرزا طاہر نے وہاں تقریر کرتے ہوئے صوبہ سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا کرنے کی کھلی دھمکی دی تھی۔ وہ دھمکی کس بنیاد پر دی گئی اس وقت بظاہر اس کے آثار نہیں تھے صوبہ سندھ کے غیور عوام کی اسلام اور مذہب سے گہری وابستگی کو دیکھتے ہوئے عام خیال یہی تھا کہ یہ محض خالی خولی دھمکی ہے اس سے زیادہ اس کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ اور اگر قادیانیوں نے از خود ایسی کوئی کوشش کی بھی تو عوام اور حکومت قادیانیوں سے اچھی طرح نمٹ لیں گے۔ لیکن یہ دھمکی نہیں بلکہ سازش تھی۔ جس کا اظہار مرزا طاہر نے اپنے دادا مرزا قادیانی کی طرح

استعارے یا دوسرے لفظوں میں اشاعے کی زبان میں کیا تھا آج وہ سازش جیے سندھ والوں سے قادیانیوں کے اتحاد کی صورت میں عملاً سامنے آچکی ہے جیے سندھ کی ایک راہنما حمیدہ کھوڑو نے کھل کر قادیانیوں کی حمایت میں بیان دیا بعد میں بھی کچھ ایسے ہی بیانات اس گروہ کی طرف سے آتے رہے۔ اس کے بعد قادیانی اور جیے سندھ دونوں متحد ہیں ــــ گذشتہ دنوں جیے سندھ والوں کی گھارو میں کوئی تقریب تھی اس میں قادیانی نہ صرف موجود تھے بلکہ گھارو کے ایک قادیانی نے جو ایک اخبار کا نامہ نگار بھی ہے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مبینہ طور پر کہا تھا کہ سندھ کی کامیابی اسی میں ہے کہ اس کا الحاق بھارت کے ساتھ ہو۔ ان خیالات کا اظہار کرنے کی وجہ سے اسے گرفتار کیا گیا اور وہ کئی ماہ جیل میں رہا۔ اب جیے سندھ والوں نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرکے اس کی ضمانت کرادی ہے۔ اسی طرح موورو سے آمدہ اطلاع کے مطابق مولوی فیض محمد کو قادیانیوں نے دھمکی دی کہ قادیانیوں کے خلاف تبلیغ بند کرو ورنہ ہم تم سے نمٹ لیں گے یہ دھمکی بھی جیے سندھ والوں کی شہ پر دی گئی۔ اندرون سندھ کالعدم جمعیت طلباء اسلام کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تبلیغ ختم نبوت میں پوری پوری دلچسپی لے رہی ہے لٹریچر وغیرہ بھی تقسیم کیا جاتا ہے چنانچہ جیے سندھ والے ان کی نہ صرف مزاحمت کررہے ہیں بلکہ کئی مقامات پر لڑائی مارکٹائی تک بھی نوبت پہنچی ہے۔

اس صورت حال سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ جیے سندھ والے اور قادیانی ہم نوالہ وہم پیالہ ہوچکے ہیں۔ قادیانیوں نے اگر صوبہ سندھ میں اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں تو یہ صرف اسی اتحاد کی بدولت ہے۔ اور مرزا طاہر کی صوبہ سندھ میں افغانستان جیسے حالات پیدا کرنے والی دھمکی کے مطابق طے شدہ منصوبے کے تحت کام کا آغاز ہوچکا ہے ــــ صوبہ سندھ دینی مدارس اور خانقاہوں کی سرزمین ہے جن سے وابستہ علماء حق اسلام کی سربلندی کیلئے مصروف ہیں۔ انہی مدارس اور اہل اللہ کے مراکز کا فیض ہے کہ بے دین قوتیں باوجود مادی وسائل کے اپنے عزائم میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔ سندھ کی موجودہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ تمام علماء حق اور بزرگان دین باہمی اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کرکے اس کا نوٹس لیں اور ملحد، بے دین، گمراہ، سیکولر ذہنیت کے حامل گروہوں اور باغیان ختم نبوت کی سازشوں کو ناکام بنادیں۔

قادیانیوں کے دوسرے آنجہانی پیشوا مرزا محمود نے ایک مرتبہ اپنی جماعت کو تلقین کی تھی کہ وہ بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کیلئے سرگرم عمل ہوجائیں ان کا خیال تھا کہ چونکہ اس صوبے میں ذکری خاصی تعداد میں موجود ہیں اور ہماری طرح وہ بھی ایک جھوٹے نبی کے پیروکار ہیں ــــ اس لئے ہم ان سے سیاسی اتحاد کرکے اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں ــــ وہاں کے علماء حق کو اس سازش کا علم ہوا تو وہ خم ٹھونک کر میدان میں آگئے اور بالآخر مولانا شمس الدین شہید نے اپنی قیمتی جان کا نذرانہ پیش کرکے اس سازش کو ناکام بنادیا وہاں سے ذلیل و خوار ہوکر نکلنے کے بعد اب ان کی پوری توجہ صوبہ سندھ پر مرکوز ہے۔ کیونکہ یہاں ہندو بھی کثیر تعداد میں آباد ہیں اور جیے سندھ کا گروہ بھی سرگرم عمل ہے ــــ ہندوؤں کے ساتھ قادیانیوں کا پہلے ہی میل ملاپ تھا اب جیے سندھ والوں سے بھی ہوچکا ہے اور مقصد صوبہ سندھ کو ایک قادیانی اسٹیٹ بنانا ہے ــــ ہمیں یہ صورت حال اس بات کی دعوت دے رہی ہے کہ ہم متحد ہوجائیں اور قادیانی سازشوں کے آگے بند باندھ دیں۔

مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصر کا انتقال

بھارت سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضرت مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصرؒ مدیر طیب دیوبند انتقال فرماگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا موصوف علامۃ العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے اور بھارت کے بلند پایہ صحافی تھے اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین ادارہ ختم نبوت اس عظیم سانحہ پر مولانا مرحوم کے خاندان اور جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

خصائل نبوی ۲

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نام اور بعض القاب کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رح

حدثنا محمد بن طریف الکوفی حدثنا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن ابی وائل عن حذیفۃ قال لقیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض طرق المدینۃ فقال انا محمد و انا احمد و انا نبی الرحمۃ و نبی التوبۃ المقفی و انا الحاشر و نبی الملاحم۔

حدثنا اسحٰق بن منصور حدثنا النضر بن شمیل حدثنا حماد بن سلمۃ عن عاصم عن زر عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ ھکذا قال حماد بن سلمۃ عن عاصم عن زر عن حذیفۃ۔

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ میں ملا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے تھے۔ تذکرۃ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا نام محمد ہے اور احمد ہے۔ اور نبی الرحمۃ ہے اور نبی التوبہ ہے اور میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی ملاحم ہوں۔

فائدہ: ان اسماء کو خاص طور سے اس لیے ذکر کیا کہ یہ نام پہلی کتابوں میں پیشین گوئی کے طرز پر لکھے ہوئے تھے۔ اہل کتاب ان اسماء وصفات سے آپ کو پہچانتے تھے۔ ان میں پہلا نام نبی الرحمۃ ہے۔ جس کا ترجمہ ہے رحمت کا نبی۔ یعنی حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ کی ذات والا صفات کو مسلمانوں اور کافر سب کے لیے باعث رحمت بنایا ہے۔ چنانچہ خود قرآن شریف میں "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" ہم نے تم کو عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ مسلمانوں کے لیے آپ کا رحمت ہونا تو ظاہر ہے کہ دنیا و آخرت میں آپ ہی کا وسیلہ ہے۔ کفار کے لیے اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الطاف و شفقت کی وجہ سے پہلی امتوں کی طرح اس امت پر عذاب عام نازل نہ ہوا بلکہ قرآن پاک میں یہ وعدہ ہوگیا کہ آپ کے موجود ہوتے ان کافروں کو ہرگز عذاب نہ کریں گے اور نیز جتنے آپ کے دین کا اتباع رہے گا۔ اتنے تمام عالم کا نظام باقی رہے گا۔ جس وقت تمام دنیا میں ایک بھی اللہ کا نام لینے والا باقی نہ رہے گا نظام عالم درہم برہم ہوکر قیامت قائم ہوجائے گی نیز آپ کی بعثت تمام عالم کے لئے ہے کسی امت یا جماعت کی خصوصیت نہیں ہے اس لحاظ سے بھی آپ تمام عالم کیلئے رحمت ہیں کہ جس کا دل چاہے اس رحمت میں داخل ہوجائے۔ نیز آپ لوگوں کو آپس میں تراحم اور ایک دوسرے کے ساتھ رحمت اور شفقت کی تعلیم لے کر آئے ہیں اس لحاظ سے بھی آپ رحمت کے نبی ہیں۔ نیز اللہ کی رحمت کے دروازے آپ کی وجہ سے کھلے ہوئے ہیں۔ نیز آپ اللہ کی رحمتوں کی خبریں اور بشارتیں دینے والے ہیں ان معنیٰ کے اعتبار سے بھی آپ رحمت کے نبی ہیں۔ نیز آپ کا دین سراسر رحمت ہے۔ اس لئے بھی آپ رحمت کے نبی ہیں۔ نیز آپ کی امت کی صفت قرآن شریف میں رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ وارد ہوئی ہے۔ یعنی آپس میں رحمت کا برتاؤ کرنے والے۔ اس لحاظ سے بھی آپ رحمت کے نبی ہیں۔ دوسرا نام آپ کا نبی التوبہ ہے۔ جس کا ترجمہ ہے توبہ کا نبی (کہ آپ کی امت کیلئے صرف توبہ اپنے شرائط کے ساتھ گناہوں کی معافی کیلئے کافی کر دی گئی۔ بخلاف بعض پہلی امتوں کے کہ ان کی توبہ قبول ہونے کے لیے قتل نفس وغیرہ شرط تھا) نیز آپ امت کو کثرت سے توبہ کا حکم کرنے والے ہیں۔ نیز خود آپ نہایت کثرت سے توبہ کرنے والے ہیں۔ ان وجوہ میں سے ہر وجہ ایسی ہے جس کی بناء پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو توبہ کا نبی کہا جاسکتا ہے ایسے ہی ایک نام مقفی ہے (یعنی سب سے پیچھے آنے والا۔ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ یا پہلے انبیاء کا اتباع کرنے والا) علماء نے دونوں معنی لکھے ہیں۔ دوسرے معنیٰ کا یہ حاصل ہے کہ اصل توحید اور اصول دین میں آپ جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے موافق تھے اور تمام انبیاء ایک دوسرے کے اصل دین توحید اور مکارم اخلاق میں موافق رہے ہیں۔ فروعات مذہب میں اختلاف رہا۔ ایک نام حاشر ہے جس کا مطلب گزشتہ حدیث میں گزر چکا ہے۔ ایک لقب آپ کا نبی الملاحم ہے (یعنی لڑائیوں کا نبی) ملحمہ اس لڑائی کو کہتے ہیں جس میں بہت کثرت سے قتل و قتال ہو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نام کی وجہ ظاہر ہے کہ جہاد جس قدر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہوا اتنا کسی نبی کی امت میں نہیں ہوا۔ نیز اس امت میں ہمیشہ رہے گا چنانچہ آپ کی پیشین گوئی ہے کہ میری امت میں جہاد قیامت تک رہے گا۔ حتیٰ کہ اخیر حصہ امت دجال سے قتال کرے گا۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس لفظ کے معنی اجتماع اور التیام کے ہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو اجتماعی صورت

باقی صفحہ ۲۶ پر

ہم اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہماری کامیابی آپؐ کی مکمل اتباع میں ہے

تحریر: صفدر حسین کیلیانوالہ شریف

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ، یعنی تم لوگوں کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ایک عمدہ نمونہ ہے۔ مسلمانوں کے لیے زندگی گذارنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہے۔ خواہ کوئی پیر ہو یا مرید، اعلیٰ ہو یا ادنیٰ، فقیر ہو یا امیر اس کے لیے حضورؐ کی پاک زندگی کا نمونہ موجود ہے اور حضور پاکؐ کا ہر قول و فعل حکم خداوندی کی تعمیل ہے اسی لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا " وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ، یعنی نہ وہ اپنے نفس کی خواہش سے یعنی اپنی مرضی سے مطابق باتیں کرتے ہیں بلکہ ان کا ارشاد خالص (صرف اور صرف) وحی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ کوئی پیر صاحب یا مجاور اگر ان کی زندگی ذرہ برابر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے خلاف ہو تو وہ خدا تک پہنچنے اور رضائے خداوندی حاصل کرنے کے صرف خواب ہی دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا اتباع نہ کرنا حکم خداوندی کی سراسر مخالفت ہے۔ اسی لیے ارشاد خداوندی ہے "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی" تو جو حضورؐ کی زندگی کو نظر انداز کرے وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ میں براہ راست خدا کا حکم مانتا ہوں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اتباع نبیؐ کرنے والوں کی شان یوں بیان فرمائی ہے کہ "ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ہ" اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مان لے گا۔ تو ایسے لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور نیک لوگ اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

اس دور میں ہماری پستی کی وجہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نظر انداز کر دینا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے "ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیھا ولہ عذاب مھین ہ" اور جو کوئی اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جائے گا اس کو آگ میں داخل کریں گے۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔" مقصد صرف یہ ہے کہ ہمیں ہر کام کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ جو کام ہم کر رہے ہیں کیا حضورؐ نے اسی طریقے سے کیا خواہ میلاد منانا ہو یا کسی کی دعوت کرنا ، سونا ہو یا کھانا تناول کرنا ہو۔ ہم کو ہر کام میں حضورؐ کی زندگی کے پاک طریقوں کو سامنے رکھنا چاہیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بہت ضروری ہے۔ لیکن ہمیں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی محبت اور تعریفوں پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ آیا جس طریقے سے میں تعریف کرتا ہوں۔ اسی طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے۔ اور محبت بھی تب ہی ہے کہ ہم نبی پاکؐ کے طریقوں پر عمل کریں۔

اس دور کے مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ حضورؐ کی تعریف تو جاری ہے لیکن اتنا کبھی نہیں سوچا کہ میرے نبیؐ فرماتے کیا ہیں اور ان کی زندگی کیسے گذری ہے اُدھر اذان ہو رہی ہے اور ہم کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ہمیں نماز کی پرواہ تک نہیں، تو کیا یہ ہمارے نبیؐ کو گوارا ہے کہ ہم تعریف بھی کریں اور مخالفت بھی کریں، اسی لیے قرآن کریم میں خدا نے فرمایا " قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ " کہ اے رسولؐ آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو اتباع کرو میری۔

اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ میں اتباع سنت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے بغیر خدا کی معرفت اور رضا حاصل کر سکتا ہوں تو اس آیت کو سامنے رکھنا چاہیے کہ اُدھر اذان ہو رہی ہے ادھر پیر صاحب رنگا رنگ جھنڈیوں کے نیچے بیٹھے نعرہ بازی کر رہے ہیں اور داڑھی ہر صبح مونڈتے ہیں۔ وضو کبھی زندگی میں دو دفعہ کیا ہے۔ اور خدا معاف کرے خبریں غیب کی دیتے ہیں۔ اور اتنا معلوم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کیسے گذری اور ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

خدا معاف کرے ہم قرآن کو بھلا رہے ہیں قرآن جو صاف صاف اعلان کر رہا ہے کہ اگر خدا سے محبت کرتے ہو تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرو اور نبیؐ کے طریقے کو چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ا تو پھر ہم یہ کیسے دعویٰ کر سکتے ہیں کہ سنت کو چھوڑ کر ہم خدا سے جا ملے۔ آج ہماری مائیں، بہنیں بازاروں میں ننگے سر پھرتی ہیں اور پھر اس پر قیامت یہ کہ خدا معاف کرے کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ ہماری بہنیں، ہماری مائیں،

باقی صفحہ ۲۷ پر

صدق

نعیم الدین

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اللہ رب العزت کے احکامات سے لوگوں کو مطلع فرمایا اور ان میں اللہ کے دین کی تبلیغ کی اور شریعت خداوندی کی طرف لوگوں کو بلایا کہ لوگ اللہ کی رضی کے مطابق زندگی گزارنے سے تمہاری اخروی زندگی کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی بھی مثالی بن جائے گی۔

انبیاء کی تعلیم میں بنیادی طور پر اللہ کی وحدانیت رسولوں کی سچائی اور عقیدہ آخرت کے علاوہ اخلاق کی اہمیت مشترک نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اخلاق کا جو مقام ہے وہ اس حدیث پاک سے واضح ہو جاتا ہے۔

"میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں"

سردار انبیاء، فخر رسل، دوجہاں کے بادشاہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ اسلام اور اخلاق لازم و ملزوم ہیں یعنی اگر کوئی شخص اسلام کو چھوڑ کر اخلاق کی باتیں کرتا ہے تو وہ نام نہاد نعرہ کے علاوہ کچھ نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ہی تھے جس سے پتھر دل موم ہو گئے آپ کے اخلاق کیا تھے اس کا اندازہ کرنے کے لئے قرآن پاک کی یہ آیت کافی ہے

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

"بے شک آپ کے اخلاق عظیم ہیں"

صدق اخلاق حسنہ کی ایک اہم صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مختلف مقامات پر انبیاء کے بعد صدیقین کا درجہ فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"سچائی سے نجات ملتی ہے اور جھوٹ سے ہلاکت ہوتی ہے"

"سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز تھے جیسا کہ قرآن نے آپ کے اخلاق کو "خلق عظیم" اور "اسوۂ حسنہ" قرار دیا ہے۔ آپ کی سچائی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی نبوت سے پہلے بھی کوئی جھوٹ نہیں بولا یہی وجہ تھی کہ آپ کو کفار مکہ بھی "الصادق" یعنی سب سے سچا کے لقب سے پکارتے تھے۔ جب آپ نے اللہ کے حکم سے نبوت کا اعلان فرمایا اور مشرکین مکہ کے بتوں کے بجائے خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کا حکم فرمایا تو مکہ والے آپ کے دشمن ہو گئے لیکن آپ کی صداقت کا اعتراف پھر بھی کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ابوسفیان سے جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے ایک بادشاہ نے پوچھا کہ تمہارے ہاں جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا اس سے پہلے اس نے کبھی جھوٹ بولا ہے تو ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا نہیں، انہوں نے جھوٹ کبھی نہیں بولا۔

ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں بہت سی بری عادتوں میں مبتلا ہو گیا ہوں کوئی ایسی چیز فرما دیں کہ سب چھوٹ جائیں آپ نے فرمایا ہمیشہ سچ بولو اور جھوٹ کبھی نہ بولو اس نے آپ سے سچ بولنے کا وعدہ کیا اور چلا گیا اس کے بعد جب وہ کوئی برا عمل کرنے کا سوچتا تو اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ یاد آتا وہ کہتا کہ اگر میں سچ بول کر اس کا اقرار کروں گا تو سزا کا مستحق ہوں گا اور اگر جھوٹ کہا تو حضور سے کئے ہوئے وعدہ کا کیا ہوگا۔ اور میں تو دنیا و آخرت میں دونوں جگہ تباہ ہو جاؤں گا۔ اس طرح اس نے پھر کبھی کوئی برائی نہیں کی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کلور کوٹ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

کلور کوٹ ( ) گزشتہ دنوں حضرت مولانا خدا بخش صاحب خطیب ربوہ کلور کوٹ تشریف لائے ان کی نگرانی میں مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر: جناب حافظ حاجی محمد زکریا صاحب۔ بانی و مہتمم جامعہ مدنیہ رجسٹرڈ کلور کوٹ

ناظم اعلیٰ: جناب حافظ جمیل احمد صاحب دکاندار کلور کوٹ

شعبہ نشر و اشاعت: جناب رانا خلیل احمد صاحب کاندار مین بازار۔

خزانچی: جناب حافظ نیک محمد صاحب مدرس جامعہ مدنیہ رجسٹرڈ کلور کوٹ۔

اسلامی عدل

حافظ محمد اکرم طوفانی
سرگودھا

کسی قوم کی عظمت اور سربلندی کا اندازہ لگانے کا شاندار پیمانہ ہے کہ اس قوم کی روایات میں عدل و انصاف کی کارفرمائی کس حد تک رہتی ہے اس نے محکوموں کے معاملے میں انصاف کا پلہ ہلکا تو نہیں کر دیا۔ دوست دشمن کے ساتھ اس کا سلوک کیسا رہا ہے۔ ہم بلاخوف و تردد کہہ سکتے ہیں کہ عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق پوری دنیائے انسانیت میں اگر کوئی قوم اس معیار پر اتر سکتی ہے تو وہ مسلمان ہیں اور جس مذہب نے اس کی بہتر سے بہتر طریقہ پر تعلیم دی ہے وہ اسلام اور صرف اسلام ہے اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے اپنے نظام عدل میں شاہ و گدا امیر و غریب یگانہ بیگانہ کی کوئی تمیز روا نہ رکھی۔ اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے پیروکاروں نے ہر زمانہ اور ہر حالت میں نظام عدل کو قائم رکھا۔ اور اس کے فرمانروا دوسری اقوام کے عادل ترین فرمانرواؤں سے بہتر ثابت ہوئے۔

بھلا یہ مثالیں کسی اور قوم میں مل سکتی ہیں کہ اس کا فرمانروا تو اونٹ کی مہار پکڑے چل رہا ہو اور غلام اونٹ پر سوار ہو۔ اور خصوصاً اس وقت اور جگہ جہاں جاہ و جلال اور نمائش کا موقع ہو۔ یہ سیدنا عمر فاروقؓ تھے۔ اسی طرح جنگ بدر میں مسلمانوں کی عسرت کی وجہ سے سواریوں کی بڑی قلت تھی۔ تین تین آدمیوں کے پاس ایک ایک اونٹ تھا دو آدمی اونٹ پر سوار ہوتے اور ایک پیدل چلتا تھا۔ دوسری منزل میں پھر دو سوار ہو جاتے اور ایک پیدل چلتا تھا۔ عدل و مساوات کا یہ کتنا عظیم الشان اور شاندار مظاہرہ تھا کہ خود سرور دو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی باری پر پیدل چلتے رہے اور اس کی گواہی غیر مسلم مورخین بھی دیتے ہیں حالانکہ حضورؐ کا درجہ مسلمانوں کے نزدیک خصوصاً اس دور کے صحابہؓ کے نزدیک اتنا تھا۔ کہ جس کا تصور بھی کرنا محال ہے۔

قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ عدل کو کسی بھی حالت میں اپنے ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور جب تم سے شہادت لی جائے۔ تو عدل و انصاف کو سامنے رکھو خواہ معاملہ تمہارے اقرباء باپ بھائی بہنوں ہی کا کیوں نہ ہو۔ اور تمہارے عدل سے ان کو نقصان ہی کیوں نہ پہنچتا ہو اللہ خود ان کی حفاظت کرے گا۔ تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے **یاایھا الذین امنو کونوا قوامین بالقسط**۔ اے ایمان والو مضبوط صاحب عدل بن جاؤ اور عدل کرنے میں اگر تمہارا دشمن بھی تمہارے عدل سے مستفیض ہونے کا حق رکھے تو فیصلہ کرتے وقت عدل اس تک پہنچاؤ۔ **وان حکمت فاحکم بین الناس بالعدل** کو اپنے سامنے مدنظر رکھو۔ دوسری جگہ نہایت صاف الفاظ میں حکم کیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عدل و انصاف اور احسان کا حکم کرتا ہے **ان اللہ یامر بالعدل والاحسان**۔ رسول کریمؐ نے اس آیت کو حکم کی اہمیت کے پیش نظر جمعہ اور عیدین کے خطبوں میں جز لاینفک قرار دے دیا تاکہ کروڑ ہا مسلمانوں کے کان میں تواتر کے ساتھ یہ آواز پڑتی رہے اور مسلمان کسی بھی حالت میں انصاف کو نہ بھولیں، متقی مسلمان یقیناً جنتی ہیں اور بڑے بڑے مراتب حاصل کریں گے اور تقویٰ کی بدولت جنت الفردوس میں جگہ حاصل کریں گے پھر یہ فرما دیا کہ عدل سے کام لو کہ عدل تقویٰ کے قریب ہے۔ **اِعدِلُوا هُوَ اَقرَبُ لِلتَّقوٰی** گویا عدل و انصاف سے کام لینا تقویٰ کی علامت ہے اور عادل کو جنت نصیب ہو گی یہ تو تھا اللہ کا قرآن۔ حدیث پاک میں نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک ساعت کا عدل ساٹھ سال کی عبادت کے برابر ہے اور نبی پاکؐ اس بات پر اکثر خوشی محسوس کیا کرتے تھے کہ میں ایک عادل بادشاہ نوشیرواں کے دور میں پیدا ہوا۔ غرضیکہ اسلام نے عدل پر انتہائی زور دیا ہے اور اس کی ترغیب میں جو کچھ کہا جا سکتا تھا کہا ہے۔

تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کھلے ہنگامی اجلاس کی قرار دادیں

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ جمعۃ المبارک کے موقع پر تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنری کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت صدر جناب عبدالغفار مغل ہوا جس میں سیکڑوں نوجوانوں نے شرکت کی اور حکومت سے مندرجہ ذیل مطالبات کئے کہ مارشل لاء اٹھانے سے قبل ساہیوال سکھر شہداء کیس مارشل لاء میں سماعت ہونے کے باوجود ان کا فیصلہ نہیں کیا گیا اس کا اعلان کر کے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کیا جائے مولانا محمد اسلم قریشی کیس کے سلسلے میں مرزا طاہر بھگوڑے کو لندن سے بلوا کر شامل تفتیش کرے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ قادیانیوں کو فوج و سول کی کلیدی اسامیوں سے فوری ہٹایا جائے۔ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد سے مختلف کی جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے کیونکہ یہ حکومت کا اخلاقی و قانونی فرض ہے۔

آپ کے مسائل

کتنا پردہ کرنا چاہیے؟

ایک طالبہ - از کراچی

س:۔ اسلام میں عورت کے لئے پردہ کا کیا حکم ہے؟ اور اس کے سلسلے میں قرآن و حدیث میں کیا فرمایا گیا ہے؟ جب عورت یا لڑکی (بالغ) اپنے گھر سے باہر نکلے تو اسے کتنا پردے میں رہ کر باہر نکلنا چاہیے۔ مطلب ہے کہ اس کو اپنے جسم کے کتنے حصے کو چھپانا ہے؟ کیا باہر نکلتے ہوئے سر کو اور اپنے بالوں کو چھپانا ہے؟ اور منہ، ہاتھ اور پیر نظر آنے چاہئیں؟ آپ مجھ کو بتائیے کہ منہ اور ہاتھ اور پاؤں باہر نکلتے وقت کھلے رہنے چاہئیں یا نہیں؟ کتنا اپنے آپ کو چھپانا چاہیے، اور برقعہ کا حکم ہے یا چادر کا۔

ج:۔ عورت کو بغیر ضرورت کے گھر سے نہیں نکلنا چاہیے۔ اگر باہر جانے کی ضرورت ہو تو بڑی چادر لے کر جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ ہاتھوں کا کھولنا تو ضرورت ہے۔ مگر چہرہ کھولنے کی اجازت نہیں صرف راستہ دیکھنے کے لئے آنکھیں کھلی رکھے۔ اور برقعہ چادر کے قائم مقام ہے اس میں چادر کی نسبت سہولت رہتی ہے۔ واللہ اعلم

اللہ کی جگہ لفظ خدا کا استعمال

اعجاز الدین

صورتحال یہ ہے کہ میرے ایک چچا انڈیا میں رہتے ہیں کچھ عرصہ پہلے میں نے اپنے ایک خط میں لفظ "خدا" کا استعمال کیا تھا۔ (میرا خیال ہے خدا حافظ لکھا تھا) جس پر انہوں نے مجھے لکھا کہ لفظ خدا کا استعمال غلط ہے۔ اللہ کے لئے لفظ خدا استعمال نہیں ہو سکتا۔ جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ میرے خیال میں خدا لکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔ بس ہمارے ذہن میں اللہ کا تصور پختہ ہونا چاہیے۔ اور اگر لفظ خدا غلط ہے تو تاج کمپنی جس کے قرآن پاک تمام دنیا میں پڑھے جاتے ہیں کے ترجموں میں لفظ "خدا" استعمال نہیں ہوتا"۔ آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ لفظ خدا کا استعمال کیا غلط ہے؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ خدا کا استعمال جائز ہے اور صدیوں سے اکابر اس کو استعمال کرتے آتے ہیں اور کبھی کسی نے اس پر نکیر نہیں کی اب کچھ لوگ پیدا ہوئے ہیں جن کے ذہن پر عجمیت کا وہم سوار ہے۔ انہیں بالکل سیدھی سادی چیزوں میں "عجمی سازش" نظر آتی ہے یہ ذہن غلام احمد پرویز اور اس کے ہمنواؤں نے پیدا کیا۔ اور بہت سے پڑھے لکھے شعوری و غیر شعوری طور پر اس کا شکار ہو گئے۔ اسی کا شاخسانہ یہ بحث ہے جو آپ نے کی ہے عربی میں لفظ رب مالک اور صاحب کے معنی میں ہے اسی کا ترجمہ فارسی میں لفظ خدا کے ساتھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اسی طرح رب کا لفظ اطلاق بغیر اضافت کے غیر اللہ پر نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح لفظ خدا بھی جب مطلق بولا جائے تو اس کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے کسی دوسرے کو خدا کہنا جائز نہیں غیاث اللغات میں لکھا ہے:

باقی صفحہ ۳۷ پر

کیا مسلمانوں کے قبرستان کے نزدیک کافروں کا قبرستان بنانا جائز ہے؟

(رسائلہ عبدالرحمن یعقوب باوا مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی کافر کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا تو جائز نہیں لیکن کسی مسلمانوں کے قبرستان کے متصل ان کا قبرستان بنانا جائز ہے! یا کہ دور ہونا چاہیے۔

الجواب:۔ ظاہر ہے کہ کافروں مرتدوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اور ناجائز ہے اسی طرح کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب بھی دفن کرنے کی ممانعت ہے تاکہ کسی وقت دونوں قبرستان ایک نہ ہو جائیں کافروں کی قبر مسلمانوں کی قبر والے سے دور ہونی چاہیے تاکہ کافروں کے عذاب والی قبر مسلمانوں کی قبر سے دور ہو کیونکہ اس سے بھی مسلمانوں کو تکلیف پہنچے گی۔

دستخط:۔ مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی، مولانا مفتی احمد الرحمن، مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی، جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

ایک سانپ نے انسان کو ہلاکت سے بچالیا

مولانا ایاز احمد حقانی، چارسدہ

شیخ ابوالحسن علی بن حرب صنیر فرماتے ہیں کہ حرک کے ایک کنوئیں پر پانی پینے کے لیے گیا۔ اتفاقاً میرا پاؤں پھسلا اور کنوئیں میں جاگرا۔ کنواں قدیم تھا۔ اس کے گوشہ میں کچھ حصہ اونچا تھا۔ میں نے اس حصہ کو درست کیا اور وہیں بیٹھ گیا۔ جنگل کا کنواں، تو دق میدان نہ آدم نہ آدم زاد کنوئیں سے بظاہر نکلنے کا کوئی سامان نہ تھا۔

میں اس پریشانی کے عالم میں بیٹھا تھا۔ اور سوچ رہا تھا۔ کہ اچانک ایک دھماکہ میرے کان میں پڑا۔ نظر اٹھائی تو دیکھا کہ ایک بڑا سانپ ہے۔ یہ سانپ میری طرف بڑھا۔ اور اپنی دم میں مجھے لپیٹ کر۔ اور کنوئیں کی دیوار پر چڑھنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ کنوئیں سے نکل گیا، باہر آتے ہی اس نے اپنی گرفت ڈھیلی کردی اور مجھ کو کنارے پر چھوڑ کر چلا گیا۔

حیوٰۃ الحیوان صہ ۲۹/ج ۱

یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کرشمائے قدرت کہ جس سے چاہتے ہیں اور جب چاہتے ہیں کام لیتے ہیں۔ سانپوں اور جنگلی جانوروں سے ایک ضعیف الاعضاء بنی آدم کی حفاظت فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں تو مضبوط قلعہ اور برجِ حفاظتی سامان میں کوئی بچانے والا نہیں۔

شیخ ابوالحسن مذکور سے کسی خادم نے بوقت رخصت کہا کہ حضرت مجھے کوئی زاد راہ عطا فرمادیں۔ تو شیخ صاحب نے فرمایا کہ اگر تمہاری کوئی چیز گم ہوجائے یا تم چاہو کہ فلاں آدمی کے ساتھ تمہاری ملاقات ہوجائے تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ "یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّارَیْبَ فِیْهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ کَذَا" لفظ کذا کی جگہ اپنے مطلوب کا ذکر کرے۔

انشاء اللہ گم شدہ چیز یا مطلوب انسان مل جائے گا راوی کہتے ہیں۔ کہ میں نے جب بھی کسی حاجت کیلئے یہ دعا کی تو وہ حاصل ہوگئی یا کسی کی ملاقات کیلئے پڑھی وہ ملاقات ہوگئی۔ حیوٰۃ الحیوان صہ ۲۹

ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی سواری

حضرت ابراہیم ابن ادھم (رحمۃ اللہ علیہ) بیت اللہ شریف کی طرف پیادہ پا جا رہے تھے۔ کہ راہ میں ایک اعرابی

باقی صہ ۲۶ پر

دولت اور علم کے متعلق حضرت علیؓ کے ارشادات

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دس آدمیوں کی ایک جماعت نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر پوچھا کہ "علم و دولت دونوں میں کس کو برتری حاصل ہے۔ براہ کرم ہم سب کو الگ الگ جواب مرحمت فرمائیں"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دس جواب یہ تھے۔

- دولت فرعون کا ورثہ ہے اور علم انبیاءؑ کا عطیہ ہے۔
- دولت کی حفاظت تم کرتے ہو جبکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔
- جس کے پاس دولت ہو اس کے دشمن بہت سے ہیں۔ اور جس کے پاس علم ہو اس کے بہت سے دوست ہیں۔
- دولت بانٹی جائے تو کم ہوتی ہے۔ اور اگر علم بانٹا جائے تو یہ بڑھ جاتا ہے۔
- دولت مند کنجوسی کی طرف مائل ہوتا ہے اور عالم فیاضی کی طرف
- دولت چرائی جاسکتی ہے علم چرایا نہیں جاسکتا۔
- دولت وقت کے ساتھ گھٹتی رہتی ہے علم کبھی نہیں گھٹتا۔
- دولت محدود ہے اس کا حساب رکھا جاسکتا ہے اور علم لامحدود ہے اس کی کوئی انتہا نہیں
- دولت سے اکثر دل و دماغ پر سیاہی چھا جاتی ہے لیکن علم سے دماغ جلا پاتے ہیں
- دولت نے فرعون اور نمرود جیسے خدائی دعویٰ کرنے والے پیدا کیے اور علم نے انسان کو سچے معبود سے متعارف کرایا۔

محمد عبداللہ معاویہ قصور

تجدید انداز پر اظہار مسرت

ہفت روزہ ختم نبوت سفید کاغذ پر طباعت دیکھ کر بندہ کو بہت خوشی محسوس ہوئی ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمان کوشش کرکے اس رسالے کو کامیاب و کامران بنائیں گے ہم انشاء اللہ اس رسالے کو کامیاب کرانے میں پوری پوری کوشش کریں گے آخر میں ہم قارئین ہفت روزہ ختم نبوت کو اس خوشی کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عبدالواحد بروہی۔ رانی پور سندھ

نئے انداز پر مبارکباد

رسالہ کی نئے انداز میں اور سفید و عمدہ کاغذ پر یہ طباعت قابل تعریف ہے آپ رسالہ میں خوب محنت کر رہے ہیں اس کے علاوہ آپ اور آپ کے مبلغین دوسرے ملکوں میں جا کر ختم نبوت کا پرچم بلند کرتے ہیں۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق بخشے آمین۔

عبدالرؤف مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی

کرے کوئی بھرے کوئی

سندھی میں کہتے ہیں کہ ا

یعنی کرتا کون ہے اور بھرتا کون ہے۔ کرتے یہ مرزائی مرتد ہیں اور نام ہمارے علماء کرام کا لگتا ہے۔ قادیانیوں نے مسجد محراب گاہ سکھر میں بم مارے ہمارے دو مسلمان شہید ہوئے قادیانیوں نے مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کیا۔ قادیانیوں نے مولانا اللہ یار ارشد کو زدوکوب کیا قادیانیوں نے میرپور خاص میں ہمارے ایک مسلمان جان محمد زرداری کو شہید کیا کشمور حیدرآباد علی محمد شیخ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر رہا ہے یہ جرم نہیں ہے کہیں پر یہ مرتد آذانیں دے رہے ہیں کہیں پر تبلیغ کر رہے ہیں کہیں پر کلمہ طیبہ کی توہین کر رہے ہیں اگر کوئی حکومت سے بغاوت کرتا ہے تو اسے گولی سے اڑایا جاتا ہے۔ یہ تو ختم نبوت کے باغی ہیں۔ ختم نبوت سے حکومت

زیادہ ہے کیا؟۔

وزیر اعظم جونیجو اور صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق سے گزارش کرتا ہوں کہ ان مرزائیوں کو سخت سے سخت سزا دیکر قیامت میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو ہوں۔

امتیاز علی بلوچ ــــ شمس آباد سکھر

قادیانی اس قابل نہیں!

میں ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ باقاعدہ پڑھتا ہوں دعا ہے کہ رب کریم اس رسالہ کو اور ترقی عطا فرمائیں آمین عرض ہے کہ آپ اس رسالہ میں ان بدبخت قادیانیوں کی جو اشیاء ہیں ان کے نام شائع کریں تاکہ ان سے بہت سے مسلمان محفوظ ہوں دوسری بات یہ ہے کہ میں جب ختم نبوت رسالہ پڑھتا ہوں تو ان قادیانیوں کے نام کے ساتھ صاحب یا آپ لکھتے ہیں یہ نہ لکھیں تو اچھا ہے کیونکہ یہ اس کے قابل نہیں ہیں۔

احمد علی پشاور صدر

ڈنمارک سے مولانا محمد ادریس کا گرامی نامہ
ہفت روزہ ختم نبوت کی خدمات کا اعتراف

ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے ملتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عنایت فرمائے عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن میں شمولیت کے لیے میرا مصمم ارادہ تھا لیکن اللہ کو منظور نہیں تھا۔ ان دنوں یہاں کوپن ہیگن میں اسلامی مراکز میں بموں کے دھماکے کرانے کی دھمکیاں دی گئی تھیں اس لیے میں حاضر نہ ہو سکا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اسکنڈے نیویا کے ممالک یعنی ڈنمارک سویڈن ناروے اور فن لینڈ میں ڈنمارک

کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں کوپن ہیگن میں ان کا مرکز اور عبادت خانہ بھی ہے۔ کچھ سرگرمیاں بھی ہیں۔ اگرچہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کی سرگرمیاں کچھ بھی نہیں، لیکن پھر بھی حکومتی اداروں میں ان کا اثر و رسوخ ضرور ہے، جس کو ختم کرنے کے لیے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش جاری ہے۔ میں اپنی طرف سے ہر ممکن تعاون کے لیے تیار ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت عطا فرمائے، ہفت روزہ ختم نبوت کی وجہ سے تقریباً تمام پاکستانی اس فتنے کو سمجھ چکے ہیں عربی انگریزی اور اردو میں ہمیں لٹریچر کی ضرورت ہے۔ آپ کے پاس جو موجود ہے تو بھیجدیں۔ اپنی دعاؤں میں بھی یاد فرمائیں، دوست واحباب کو سلام عرض ہو۔

دار العلوم دیوبند سے ایک خط

ابھی ابھی آپ کے جریدہ مبارک ختم نبوت سے محظوظ ہو رہا تھا جہاں پرچے کے حسن تزئین و رقم و ترتیب سے خوش ہوا وہیں دوسری طرف برانگیختہ کن تزئین ارباب اصلاحی دینی مضامین سے دل باغ باغ ہوا، اس کی زیبائی و رعنائی تازگی و شگفتگی سے دل باغ باغ ہوا سکون قلب ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پرچے کو دن دگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازے آمین۔ احمد کریم قاسمی بزم خطاب دار العلوم دیوبند۔

"تصور" سے چند تجویزیں

راقم کچھ عرصے سے ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہے اس دینی خدمت پر خدا آپ سب کو جزائے خیر دے آمین، اس سلسلے میں ایک دو باتیں عرض ہیں۔ پہلی گزارش یہ ہے کہ اس ہفت روزہ کے صفحہ اول پر ختم نبوت کے متعلق

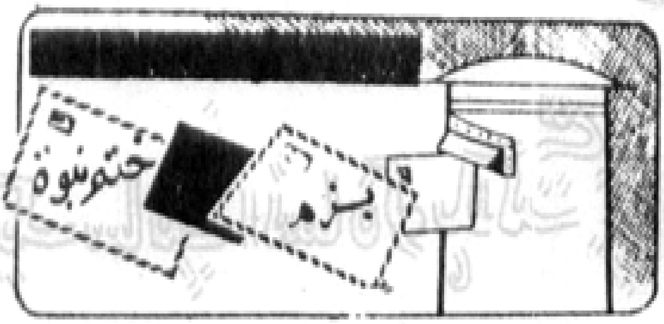

قرآنی آیت اور کوئی حدیث مستقل نقش کر دیں۔ اس سے عام شخص کو فائدہ ہوگا۔ دوسری چیز اس امر کے متعلق ہے کہ آپ رسالے میں جو اندرون ملک نمائندے تحریر کرتے ہیں اس میں ہمارے ضلع قصور کا نمائندہ بھی تحریر کر دیا کریں دیگر عرض ہے کہ ہر شمارے میں مرزا قادیانی کے الہام و پیشگوئی کے کذب پر کچھ نہ کچھ لکھ دیا کریں کیونکہ عام پبلک مرزائی مذہب کی حقیقت سے چنداں واقفیت نہیں رکھتی اور اکثر بے خبری میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

ذوالفقار علی کوٹ فتح دین قصور

یوتھ فورس کنری کو مبارکباد

میں کنری گیا تھا اور ایک مرزائی رجس سے جانے پہچان تھی) کی دوکان پر بیٹھا اور اس سے کہا کہ چائے پلاؤ۔ اس نے معذرت ظاہر کی کہ ہوٹل والے ہم مرزائیوں کو چائے نہیں دیتے۔ اور پھر یہ بھی معلوم ہوا کہ کنری کا کوئی مسلمان نہ تو شیزان (مشروب) بیچتا ہے نہ پیتا ہے اور میں نے بھی کسی جگہ شیزان کو نہیں دیکھا، یہ سب کچھ یوتھ فورس کی جدوجہد کا نتیجہ ہے اور کنری کے مسلمانوں کا جذبہ ایمان ہے ورنہ کنری میں برادری سسٹم کی وجہ سے بڑی مشکلات تھیں۔ مسلمان اور مرزائی برادریوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ شادی۔ بیاہ۔ موت برادری کے بغیر ممکن نہیں۔ لیکن کنری والوں نے حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں برادری سسٹم کو لات مار دی اور اپنا نام شمع ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں میں لکھا دیا۔

یوتھ فورس کی اس کامیاب کاروائی پہ مبارک دیتا ہوں۔ خوش نصیب ہیں کنری والے جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ عمل کر دکھلایا اس لحاظ سے کنری شمع ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کا شہر ہے۔

مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ مرزائیوں سے لین دین بند کریں۔ ان سے دوستیاں اور رشتہ داریاں ختم کریں۔ ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں کیونکہ وہ ہمارے نبی کریم

باقی صـ۲۶ پر

میں نے قادیانیت چھوڑی

مجھ پر کیا بیتی

میں ضلع کرنال تحصیل پانی پت کے گاؤں کے مہاجر خاندان کا ایک فرد ہوں۔ ہمارا خاندان ہجرت کے بعد کندیاں ضلع میانوالی میں آباد ہو گیا تھا۔ میں نے وہیں ہوش سنبھالی اور میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ یہاں ہمیں ایک دکان مکان الاٹ ہوئے جو ہمارے بھائی بندوں نے ہتھیا لیے جس کے بعد ہم شورکوٹ چلے گئے۔ میں نے یہاں ۱۹۶۶ء میں محکمہ افواج کی ای ایم ای بٹالین میں ملازمت اختیار کر لی۔ میں بطور ایم ٹی ڈرائیور بھرتی ہوا۔ میں نے اس وقت تک قرآن شریف نہیں پڑھا تھا اور نہ ہی مجھے کچھ مذہب کے متعلق معلومات تھیں بھرتی ہو کر ٹریننگ سنٹر گیا ختم پریڈ کے بعد پہلی پوسٹنگ کھاریاں چھاؤنی میں ہوئی، یہاں کے کمپنی کمانڈر میجر ڈیڈا اے خان قادیانی تھے میں ان کا بٹ مین بن گیا۔ یہ صاحب وہاں نزدیک قادیانی عبادت گاہ میں جاتے تو مجھے بھی ساتھ لے جاتے وہ مجھے آہستہ آہستہ قادیانی لٹریچر دیتے رہے میں پڑھتا رہا آخر کار ۴۰۱ کمبائنڈ ملٹری ورکشاپ میں تعیناتی ہوئی تو کراچی صدر کے قادیانی ہال میں بیعت ہو گئی یہ ۱۹۶۸ء کا واقعہ ہے دن گزرتے رہے آخر کار میں چھٹی پر گھر آیا میری ایک رشتہ دار سے میری شادی ہو گئی میں نے کوارٹر منظور کرایا اور اہلیہ کو ساتھ لے آیا میری بیوی قرآن پڑھی تھی لیکن مذہب کے متعلق پکی تھی اسے پتہ چلا کہ میں قادیانی ہوں تو اس نے میرے ساتھ رہنے سے یکسر انکار کر دیا کہ میں مسلمان ہوں مسلمان کے گھر پیدا ہوئی ہوں میں تمہیں مرزائی رہنے دوں گی نہ خود مرزائیت قبول کروں گی معاملہ بڑھتا گیا تو میں اسے گھر چھوڑ آیا، میرے والدین پر میری قادیانیت کا بھید کھل گیا۔ وہ ان پڑھ ضرور ہیں لیکن مذہب میں وہ بھی پکے ہیں، انہوں نے مجھے گھر سے دھکے دے کر نکال دیا، مجھ پر قادیانیت کا بھوت بری طرح سوار تھا۔ اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی ضد پر اڑا رہا آخر مجبور ہو کر میری بیوی بچے میرے پاس واپس آ گئے تاہم والدین بدستور ناراض رہے ادھر میں فوج سے بھی سبکدوش ہو گیا، آخر کار ضلع مظفر گڑھ قادیانی جماعت کے امیر کیپٹن ڈاکٹر محمد اقبال کو میں نے خط لکھا اور ساری صورت حال سے آگاہ کیا، انہوں نے مجھے کرایہ بھیج کر اپنے پاس مظفر گڑھ بلایا مکان کا بندوبست بھی کر دیا اور ملازمت کے لیے محکمہ جیل میں سپاہی بھرتی کرا دیا بھرتی کرانے میں کیپٹن ڈاکٹر محمد اقبال لالی سپرنٹنڈنٹ واپڈا چوہدری عبدالغنی اور ایس ڈی او واپڈا محمد طارق جو آج کل لیہ میں ایس ڈی او ہیں، خصوصی دلچسپی لی، میرا ملازمت میں اچھا ریکارڈ ہے یہاں تک کہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں گارڈ سلامی پریڈ ہوئی تو مجھے سرٹیفکیٹ ملے، جو میرے پاس موجود ہیں، جیل کا عملہ مسلمان تھا میری راجپوت برادری کے بھی بہت سے لوگ راجپوت تھے ان سب کا اصرار تھا کہ بیٹا اتنی اچھی سرکار لیکن ایک قادیانی والی خامی تیرے اندر موجود ہے خاص طور پر لالی سپرنٹنڈنٹ چوہدری یعقوب بھی مجھے یہی کہتے کہ اس قادیانیت والے غلط راستے سے بچو، میں مجبور تھا کہ اگر قادیانیت چھوڑتا تو قادیانی مجھے مارتے اور کوئی تحفظ نہ ملتا۔ تاہم قادیانیت سے متعلق آرڈیننس آیا میں نے جیل سے چار دن کی رخصت لی۔ اور دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور میں حاجی علیم اختر نقشبندی اور مولانا کریم بخش علی پوری کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی۔ لاہور شاہو کی گڑھی میں قادیانیوں کا مرکز ہے یہاں قادیانیوں کے نائب امیر شیخ محمد اور بدر صاحب اور ان کے کارکنوں سے ہمارا جھگڑا ہو گیا وہاں کے کچھ مسلمان دوستوں نے ہمیں مظفر گڑھ پہنچایا۔ یہاں جس قادیانی ڈاکٹر نے مجھے بھرتی کرایا تھا چوہدری محمد یعقوب سے کچھ بات کر کے مجھے ملازمت کے لیے اَن فٹ قرار دے کر ڈسچارج کرا دیا۔ میں نے ملازمت کی بحالی کی بہت کوشش کی لاہور مرکزی دفتر گیا، لیکن کامیابی نہیں ہوئی،

باقی صـ۲۶ پر

مرتبہ: مولانا منظور احمد الحسینی

قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان کیا فرق ہے؟

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی ایک معرکۃ الآراء تقریر

حضرات! اس وقت مجھے بہت اختصار کے ساتھ چند باتیں گذارش کرنی ہیں۔

قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان کیا فرق ہے؟

سب سے پہلے مجھے ایک سوال کا جواب دینا ہے۔ اور یہ سوال ہمارے بہت سے بھائیوں کے ذہن کا کانٹا بنا ہوا ہے۔ **وہ سوال یہ ہے** کہ مان لیا جائے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ لیکن دنیا میں غیر مسلم تو اور بھی بہت ہیں۔ یہودی ہیں، عیسائی ہیں، ہندو ہیں، سکھ ہیں، فلاں ہیں فلاں ہیں — لیکن یہ کیا بات ہے کہ قادیانیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک مستقل تنظیم اور مستقل جماعت قائم کی گئی ہے۔ جس کا نام "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" ہے۔ جس نے یہ فرض اپنے ذمہ لے رکھا ہے کہ جہاں جہاں قادیانی پہنچے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد اور اپنے مسلمان بھائیوں کے تعاون کے ساتھ وہاں پہنچتے ہیں اور قادیانیوں کو بے نقاب کرتے ہیں، کسی اور کافر فرقہ کے مقابلے میں ایسی مستقل اور عالمی تنظیم موجود نہیں، تو آخر کیا بات ہے کہ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ سے لے کر شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ تک اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حضرت اقدس مولانا مفتی محمودؒ تک سب اکابر نے قادیانی کفر کو اتنی اہمیت دی۔ اور اس کے تعاقب کے لیے عالمی سطح کی تنظیم "مجلس تحفظ ختم نبوت" قائم کی گئی ——— سوال کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانیوں میں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟ **اس کا جواب** عرض کرنے سے پہلے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ شریعت میں شراب ممنوع ہے۔ شراب کا پینا، اس کا بنانا، اس کا بیچنا تینوں حرام ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ شریعت میں خنزیر حرام اور نجس العین ہے۔ اس کا گوشت فروخت کرنا، لینا دینا کھانا، پینا قطعی حرام ہے۔ یہ مسئلہ سب کو معلوم ہے۔ اب ایک آدمی وہ ہے جو شراب فروخت کرتا ہے۔ یہ بھی مجرم ہے۔ اور ایک دوسرا آدمی ہے جو شراب فروخت کرتا ہے۔ اور مزید ستم یہ کرتا ہے کہ

شراب پر زمزم کا لیبل

چپکاتا ہے، یعنی شراب بیچتا ہے اس کو زمزم کہہ کر۔ مجرم دونوں ہیں۔ لیکن ان دونوں مجرموں کے درمیان کیا فرق ہے؟ وہ آپ خوب سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ایک آدمی خنزیر فروخت کرتا ہے۔ مگر اس کو خنزیر کہہ کر فروخت کرتا ہے۔ وہ صاف صاف کہتا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت ہے جس کو لینا ہے لے جائے اور جو نہیں لینا چاہتا وہ نہ لے، یہ شخص بھی خنزیر بیچنے کا مجرم ہے لیکن اس کے مقابلے میں ایک اور شخص ہے جو خنزیر **اور کتے کا گوشت** فروخت کرتا ہے، بکری کا گوشت کہہ کر۔ مجرم وہ بھی ہے اور مجرم یہ بھی، مجرم دونوں ہیں۔ لیکن ان دونوں کے جرم کی نوعیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک حرام کو بیچتا ہے اسی حرام کے نام سے، جس کے نام سے بھی مسلمان کو گھن آتی ہے اور دوسرا اسی حرام کو بیچتا ہے حلال کے نام سے، جس سے ہر شخص کو دھوکہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ اس کے ہاتھ سے خنزیر کا گوشت خرید کر اور اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھا سکتا ہے۔ پس جو فرق خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچنے والے کے درمیان اور خنزیر کو بکری یا دنبہ کہہ کر بیچنے والے کے درمیان ہے۔ ٹھیک وہی فرق یہودیوں، عیسائیوں، ہندؤں، سکھوں کے درمیان اور قادیانیوں کے درمیان ہے۔

کفر ہر حال میں کفر ہے۔ اسلام کی ضد ہے۔ لیکن دنیا کے دوسرے کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں چپکاتے، اور لوگوں کے سامنے اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے مگر قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چپکاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ اسلام ہے۔

یہ میں نے عام فہم انداز میں بات سمجھائی۔ اب علمی انداز میں اس بات کو سمجھاتا ہوں، یوں تو کفر کی بہت سی قسمیں ہیں مگر

کفر کی تین قسمیں

بالکل ظاہر ہیں۔ ایک کافر وہ ہے جو علانیہ کافر ہو۔ ایک کافر وہ ہے جو اندر سے کافر ہو اور اوپر سے اپنے آپ کو مسلمان کہے، اور ایک کافر وہ ہے جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے، پہلی قسم کے کافر کو **مطلق کافر** کہتے ہیں۔ اس میں یہودی، عیسائی، ہندو وغیرہ سب داخل ہیں۔ مشرکین مکہ بھی

اسی میں داخل تھے۔ یہ کھلے اور چھٹے کافر ہیں۔ دوسری قسم والے کو **منافق** کہتے ہیں۔ جو زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے مگر دل کے اندر کفر چھپاتا ہے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اذا جاءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ۔ منافق جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ واللہ یعلم انک لرسولہ۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔ واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں

منافقوں کا کفر عام کافروں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ انہوں نے

کفر اور جھوٹ

کو جمع کیا۔ یعنی یہ کہ انہوں نے کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ کر کفر اور جھوٹ کا ارتکاب کیا۔ حضرت امام شافعیؒ فرمایا کرتے تھے کہ میں ابراہیم بن علیہ کا ہر چیز میں مخالف ہوں۔ حتیٰ کہ اگر وہ " لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھے اس میں بھی اس کا مخالف ہوں۔ مطلب یہ کہ بعض لوگ جھوٹ میں اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ وہ کلمہ طیبہ میں بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر وہ " لا الٰہ الا اللہ محمد رسول" پڑھیں تب بھی وہ جھوٹے ہیں۔ اور ان کا کلمہ بھی جھوٹ کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ ان منافقوں سے بڑھ کر

تیسری قسم

والوں کا جرم ہے۔ کہ وہ کافر ہیں، مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ ہے خالص کفر، لیکن یہ اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ بلکہ قرآن کریم کی آیات سے، احادیث طیبہ سے، صحابہؓ کے ارشادات سے اور بزرگان دین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں

زندیق

کہا جاتا ہے۔ پس یہ کل تین ہوئے۔ ایک کھلا کافر، دوسرا منافق، تیسرا زندیق ـــــ پس اوپر کی تقریر کا

خلاصہ

یہ ہوا کہ کافر وہ ہے جو ظاہراً و باطناً سے خدا اور رسول کا منکر یا اعلانیہ کفر کا مرتکب ہو۔

منافق وہ ہے جو دل کے اندر کفر چھپائے ہوئے ہو اور زبان سے جھوٹ موٹ کلمہ پڑھتا ہو۔

زندیق وہ ہے۔ جو اپنے کفر پر اسلام کا ملمع کرے، اور اپنے کفر کو عین اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

اب ایک مسئلہ اور سمجھیے۔ ہماری کتابوں میں مسئلہ لکھا ہے۔ اور یہ **چاروں فقہوں کا متفق علیہ مسئلہ** ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو کر مرتد ہو جائے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ اسلام سے پھر جائے۔ اس کے بارے میں حکم یہ ہے اس کو تین دن کی مہلت دی جائے۔ اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسے سمجھایا جائے اگر بات اس کی سمجھ میں آجائے۔ اور وہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو جائے۔ تو بہت اچھا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے۔ یہ مسئلہ

قتل مرتد

کا مسئلہ کہلاتا ہے۔ اور اس میں ہمارے ائمہ دین میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے[1]، تمام مہذب ملکوں، حکومتوں اور مہذب قوانین میں

باغی کی سزا موت ہے

اور اسلام کا باغی وہ ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے۔ اس لیے اسلام میں مرتد کی سزا موت ہے۔ لیکن اس میں بھی اسلام نے رعایت دی ہے۔ دوسرے لوگ باغیوں کو کوئی رعایت نہیں۔ گرفتار ہونے کے بعد اگر اس پر بغاوت کا جرم ثابت ہو جائے۔ تو سزائے موت نافذ کر دیتے ہیں۔ وہ ہزار معافی مانگے توبہ کرے، اور قسمیں کھائے کہ آئندہ بغاوت کا جرم نہیں کروں گا۔ اس کی ایک نہیں سنی جاتی۔ اور اس کی معافی ناقابل قبول سمجھی جاتی ہے۔ اسلام میں بھی باغی یعنی مرتد کی سزا قتل ہے مگر پھر بھی اتنی رعایت ہے کہ تین دن کی مہلت دی جاتی ہے اس کو تلقین کی جاتی ہے کہ توبہ کرے، معافی مانگ لے تو سزا سے بچ جائے گا۔ افسوس ہے کہ پھر بھی اسلام میں

مرتد کی سزا پر اعتراض

کیا جاتا ہے۔ اگر امریکہ کے صدر کا باغی، حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے اور اس کی سازش پکڑی جائے تو اس کی سزا موت ہے۔ اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں، روس کی حکومت کا تختہ الٹنے والا پکڑا جائے یا جنرل محمد ضیاء الحق کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والا پکڑا جائے تو اس کی سزا موت ہے۔ اور اس پر دنیا کے کسی مہذب قانون اور مہذب عدالت کو کوئی اعتراض نہیں لیکن تعجب ہے کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

باغی پر اگر سزائے موت جاری کی جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ سزا نہیں ہونی چاہیے۔ اسلام تو باغی مرتد کو پھر بھی رعایت دیتا ہے کہ اسے تین دن کی مہلت دی جائے۔ اس کے شبہات دور کیے جائیں۔ اور کوشش کی جائے کہ وہ دوبارہ مسلمان ہو جائے، معافی مانگ لے تو کوئی بات نہیں اس کو معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر تین دن کی مہلت اور کوشش کے بعد بھی وہ اپنے ارتداد پر اڑا رہے توبہ نہ کرے تو اللہ کی زمین کو اس کے وجود سے پاک کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ

یہ ناسور ہے

خدانخواستہ کسی کے ہاتھ میں ناسور ہو جائے تو ڈاکٹر اس کا ہاتھ کاٹ دیتے ہیں۔ اگر انگلی میں ناسور ہو جائے تو انگلی کاٹ دیتے ہیں۔ اور سب دنیا جانتی ہے کہ یہ

ظلم نہیں بلکہ شفقت

ہے۔ کیونکہ اگر ناسور کو نہ کاٹا گیا تو اس کا زہر پورے بدن میں سرایت کر جائے گا۔ جس سے موت یقینی ہے، پس جس طرح پورے بدن کو ناسور کے زہر سے بچانے کے لیے ناسور

---

[1] والمرتد اذا ظفر به قبل محاربۃ، فاتفقوا علی انه یقتل الرجل لقوله علیه الصلوٰۃ والسلام: "من بدل دینه فاقتلوه" واختلفوا فی قتل المرأۃ وھل تستتاب قبل ان تقتل؟ فقال جمهور: تقتل المرأۃ و قال ابوحنیفه: لا تقتل و شبهها بالکافرۃ الاصلیۃ، والجمهور اعتمدوا العموم الوارد فی ذالک۔ (بدایۃ المجتهد ص ۳۴۳)

کو کاٹ دینا ضروری ہے۔ اور یہی دانائی اور عقلمندی ہے۔ اسی طرح ارتداد بھی ملت اسلامیہ کے لیے ایک ناسور ہے اگر مرتد کو توبہ کی تلقین کی گئی۔ اس کے باوجود اس نے اسلام میں دوبارہ آنے کو پسند نہیں کیا تو اس کا وجود ختم کر دینا ضروری ہے۔ ورنہ اس کا زہر رفتہ رفتہ ملت اسلامیہ کے پورے بدن میں سرایت کر جائے گا۔ الغرض

مرتد کا حکم ائمہ اربعہ کے نزدیک

اور پوری امت کے علماء و فقہاء کے نزدیک یہی ہے جو میں عرض کر چکا ہوں۔ اور یہی عقل و دانش کا تقاضا ہے اور اسی میں امت کی سلامتی ہے۔

زندیق کا حکم

اور زندیق جو اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے پر تلا ہوا ہو۔ اس کا معاملہ مرتد سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ امام شافعیؒ اور مشہور روایت میں امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس کا حکم بھی مرتد کا ہے۔ یعنی اس کو موقع دیا جائے کہ وہ توبہ کر لے اگر تین دن میں اس نے توبہ کر لی تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اس نے توبہ نہ کی تو وہ بھی واجب القتل ہے۔ پس ان حضرات کے نزدیک تو مرتد اور زندیق دونوں کا ایک ہی حکم ہے لیکن امام مالکؒ فرماتے ہیں۔ "لا اقبل توبة الزندیق" میں زندیق کی توبہ نہیں قبول کروں گا۔ مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں اگر پتہ چل جائے کہ یہ زندیق ہے۔ اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتا ہے۔ اور پکڑا جائے۔ پھر کہے کہ جی! میں توبہ کرتا ہوں، آئندہ میں ایسی حرکت نہیں کروں گا تو اس کی توبہ کا قبول نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہم تو اس پر قانون سزا نافذ کریں گے۔ اس کے وجود کو باقی نہیں رکھیں گے۔ جیسے زنا کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ بہرحال اس پر سزا جاری کی جاتی ہے چاہے آدمی توبہ ہی کر لے، یا جیسا کہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا ملتی ہے۔ اور یہ سزا توبہ سے معاف نہیں ہوتی کوئی شخص چوری کرنے اور پکڑے جانے کے بعد توبہ کر لے۔ تب بھی اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اسی طرح امام مالکؒ فرماتے ہیں "لا اقبل توبة الزندیق" کہ میں زندیق کی توبہ قبول نہیں کرتا۔ یعنی زندیق کی سزا توبہ سے معاف نہیں ہوگی۔ اس پر سزائے موت لازماً جاری کی جائے گی۔ خواہ ہزار بار توبہ کرے۔ اور یہی ایک روایت ہمارے امام ابوحنیفہؒ سے اور امام احمد بن حنبلؒ سے بھی منقول ہے لیکن درمختار، شامی اور فقہ کی دوسری کتابوں میں ہے کہ اگر کوئی زندیق از خود اگر توبہ کر لے۔ مثلاً کسی کو پتہ نہیں تھا کہ یہ زندیق ہے۔ اس نے خود ہی اپنے زندقہ کا اظہار کیا۔ اور اس نے توبہ بھی کی تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اسی طرح اگر یہ تو معلوم تھا کہ یہ زندیق ہے۔ مگر اس کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت دے دی اور وہ اپنے آپ کر تائب ہو گیا۔ اور اپنے زندقہ سے توبہ کر لی۔ جی! میں مرزائیت سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اور اس پر سزائے ارتداد جاری نہیں کی جائے گی۔ لیکن اگر گرفتاری کے بعد توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ چاہے سو دفعہ توبہ کرے،

مرتد اور زندیق میں فرق؛

تو مرتد کے لیے توبہ کی تلقین کا حکم ہے۔ اگر وہ توبہ کرے تو سزا سے بچ جائے گا لیکن زندیق کے بارے میں امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ کہتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہیں۔ کیونکہ اس نے زندقہ کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ یعنی کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتے کا گوشت بکری کے نام سے فروخت کیا ہے۔ شراب پر زمزم کا لیبل چپکایا ہے۔ یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ اس پر قتل کی سزا ضروری جاری ہو گی۔

مرزائی زندیق ہیں

تو یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ مرزائی زندیق ہیں کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کافر ہیں، قطعاً کافر ہیں۔ جس طرح کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" میں شک نہیں کہ یہ ہمارا کلمہ ہے اور جو اس میں شک کرے وہ مسلمان نہیں۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کافر ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں کوئی شک نہیں۔ اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں، اس وقت مجھے یہ نہیں بتانا ہے کہ وہ کافر اور پکے کافر ہونے کے باوجود اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ جی! ہم تو جماعت احمدیہ ہیں ہم تو مسلمان ہیں۔ لندن میں اپنی بستی کا نام رکھا ہے،

ایک نظر ادھر بھی

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے جس میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، جناب عبدالرحمن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی شامل تھے متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا اس دورے میں اراکین وفد نے جمعیت اہل سنت والجماعت للدعوۃ والارشاد متحدہ عرب امارات کے راہنماؤں اور اراکین کے تعاون سے متعدد پروگرام رکھے جن سے اراکین وفد نے خطاب کیا ایسا ہی ایک پروگرام دبئی کی مسجد شیوخ قصیص دبئی میں رکھا گیا جس میں عالم اسلام کے نامور محقق اور مناظر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے مندرجہ ذیل معرکۃ الآراء تقریر فرمائی یہ تقریر ریکارڈ کر لی گئی تھی جسے کیسٹ سے ہو بہو نقل کیا گیا ہے۔ کوئی دوست اگر اس تقریر کا کیسٹ منگوانا چاہتے ہیں تو وہ

دو مہران کیسٹ سنٹر نیم پلازہ چوک لسبیلہ لفشتر روڈ کراچی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(ادارہ)

"اسلام آباد"۔ اور کہتے ہیں کہ جی ہم تو اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جب بھی کسی مسلمان سے بات کرتے ہیں تو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ جی! مولوی تو ویسے ہی باتیں کرتے ہیں، دیکھو ہم نماز پڑھتے ہیں۔ روزے رکھتے ہیں یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ اور حضورؐ کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ جی! ہمارے تو شرائط بیعت میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ میں صدق دل سے حضورؐ کو خاتم النبیین مانتا ہوں ـــــ لیکن خاتم النبیین کے معنی کیا کرتے ہیں؟

مرزائی کیوں زندیق ہیں:

تو مرزائی زندیق ہیں، کیونکہ وہ اپنے کفر پر اسلام کو ڈھالتے ہیں۔ وہ شراب اور پیشاب پر نعوذ باللہ زمزم کا لیبل چپکاتے ہیں۔ وہ کتے کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام سے فروخت کرتے ہیں۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ اور یہ مسلمانوں کا وہ عقیدہ ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: "ایہا الناس انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم"۔ "لوگو! میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔" دو سو سے زیادہ احادیث ایسی ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف عنوانات سے، مختلف طریقوں سے، مختلف اسلوبوں سے، مختلف انداز سے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، حضورؐ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔

آخری نبی کا مفہوم

یہ مطلب نہیں کہ جہان کا کوئی نبی زندہ نہیں۔ اگر بالفرض پچھلے سارے نبی آجائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم بن جائیں تو آپ کی ختم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی آخری نبی ہیں، کیونکہ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی گئی۔ انبیاء کرام کے ناموں کی جو فہرست اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی، اس میں آخری نام نامی آپ کا تھا۔ آپ کی تشریف آوری سے انبیاء کرام کی وہ فہرست مکمل ہو گئی۔

آخری نبی اور آخری اولاد کا مفہوم

جس بچے کو ماں باپ کی آخری اولاد کہا جائے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ہاں سب اولاد کے بعد پیدا ہوا۔ اس کے بعد کوئی بچہ ان ماں باپ کے ہاں پیدا نہیں ہوا۔ آخری اولاد کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سب اولاد کے آخر تک زندہ بھی رہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بیٹا بعد میں ہوتا ہے۔ لیکن انتقال اس کا پہلے ہو جاتا ہے اس کے باوجود آخری اولاد کہلاتا ہے۔ آپ نے یہ کہتے ہوئے سنا ہوگا کہ میری آخری اولاد وہ بچہ تھا۔ جو انتقال کر گیا۔

آخری نبی یا خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے سر پر تاج نبوت نہیں رکھا جائے گا۔ اب کوئی شخص نبوت کی مسند پر قدم نہیں رکھے گا۔ جو پہلے نبی بنا دیے گئے۔ ان پر تو ہمارا پہلے سے ایمان ہے وہ ہمارے ایمان میں پہلے سے داخل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص خلعت نبوت سے سرفراز نہیں ہوگا۔ اور امت کو ایسے نبی پر ایمان لانا ہوگا۔

خاتم النبیین میں قادیانیوں کی تحریف

لیکن قادیانی مرزائی کہتے ہیں کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں کہ آپ آخری نبی ہیں، نہ یہ کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے، بلکہ یہ مطلب یہ ہے کہ آئندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبی بنا کریں گے۔ ٹھپا لگتا ہے اور نبی بنتے ہیں۔ (حماقت تو دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال کی امت میں نبی بنا بھی تو صرف ایک، اور وہ بھی کانا اور ٹُنڈا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نے صرف ایک نبی بنایا اور وہ بھی صرف قادیانی اعور دجال)

الغرض خاتم النبیین کے معنی یہ تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کی آمد سے نبیوں کی آمد بند ہو گئی۔ ان پر مہر لگ گئی۔ اب کوئی نبی نہیں بنے گا۔ لفافہ بند کر کے لفافے پر مہر لگا دیتے ہیں۔ جس کو "سیل کرنا" کہتے ہیں، ختم کے معنی "سیل کر دینا" ـــــ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی آمد سے نبیوں کی فہرست سربمہر کر دی گئی۔ اب نہ تو اس فہرست سے کسی کو نکالا جا سکتا ہے۔ اور نہ اس میں کسی اور کا نام داخل کیا جا سکتا ہے ـــــ لیکن مرزائیوں نے اس میں یہ تحریف کی خاتم النبیین کے معنی ہیں نبوت کے پروانوں کی تصدیق کرنے والا۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ جو کاغذ پر دستخط کر کے ٹھپے والے مہر لگا دیا کرتے ہیں کہ کاغذ کی تصدیق ہو گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی معنوں میں خاتم النبیین ہیں یعنی نبیوں کے پروانوں پر مہر لگا کر نبی بناتے ہیں۔ پہلے نبوت، اللہ تعالیٰ خود دیا کرتے تھے۔ لیکن یہ محکمہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہریں لگائیں اور نبی بنائیں۔

یہ ہے زندقہ، کہ نام اسلام کا لیتے ہیں۔ لیکن اپنے کفریہ عقائد پر قرآن کریم کی آیات کو ڈھالتے ہیں۔ اسی طرح کے ان کے بہت سے کفریہ عقائد ہیں۔ جن کو یہ اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ کہنا یہ ہے کہ یہ مرزائی زندیق ہیں۔ کہ عقائد ایسے رکھتے ہیں جو اسلام کی رو سے خالص کفر ہیں۔ لیکن یہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیتے ہیں، اور قرآن و حدیث کو اپنے کفریہ عقائد پر ڈھالنے کے لیے ان میں تحریف کرتے ہیں۔ یہ خنزیر اور کتے کا گوشت بیچتے ہیں مگر حلال ذبیحہ کہہ کر اور شراب بیچتے ہیں مگر زمزم کا لیبل چپکا کر۔

اگر یہ لوگ اپنے دین و مذہب کو اسلام کا نام نہ دیتے بلکہ صاف صاف کہہ دیتے کہ ہمارا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو واللہ العظیم ہمیں ان کے بارے میں اس قدر متفکر ہونے کی ضرورت نہ ہوتی۔ دنیا میں بہائی ٹولہ بھی موجود ہے۔ وہ ایران کے بہاء اللہ کو رسول مانتا ہے۔ وہ دنیا میں موجود ہے ہم ان کو بھی کافر سمجھتے ہیں لیکن انہوں نے صاف کہہ دیا کہ اسلام کے ساتھ ہمارا کوئی واسطہ نہیں، ہمارا دین اسلام سے الگ ہے۔ سو بات ختم ہو گئی جھگڑا ختم ہو گیا۔ لیکن قادیانی اپنے تمام کفریات کو اسلام کے نام سے پیش کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں، اس لیے یہ صرف کافر اور غیر مسلم نہیں بلکہ مرتد اور زندیق ہیں۔ مسلمانوں کی غیر مسلموں کے ساتھ صلح ہو سکتی ہے مگر کسی مرتد اور زندیق سے کبھی صلح نہیں ہو سکتی۔

قادیانیوں کو مسلمان کہلانے کا کیا حق ہے

قادیانیوں کو یہ حق آخر کس نے دیا ہے کہ وہ غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول سمجھیں، اور پھر اسلام کا دعویٰ بھی کریں؟ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کو منسوخ کرکے اس کی جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کو محمد رسول اللہ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس کا کلمہ جاری کرائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی (قرآن کریم) کے بجائے مرزا کی وحی کو واجب الاتباع اور مدار نجات قرار دیں اور پھر ڈھٹائی کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور غیر احمدی کافر ہیں۔ مرزا بشیر لکھتا ہے:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر، بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۱۰)

قادیانیوں کا کلمہ

قادیانی دعوے کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔ پہلی دفعہ آپ مکہ مکرمہ میں آئے اور آپ کی یہ بعثت تیرہ سو سال تک رہی۔ چودھویں صدی کے شروع میں آپ مرزا قادیانی کے روپ میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے۔ اس لیے ان کے نزدیک غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے، اور کلمہ طیبہ میں محمد رسول سے مرزا مراد لیتے ہیں، چنانچہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔" (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸)

گویا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے معنی ان کے نزدیک ہیں "لا الہ الا اللہ مرزا رسول اللہ" ہے (نعوذ باللہ) جو دوبارہ قادیان میں آیا ہے۔ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔ ہمارے نزدیک مرزا خود محمد رسول اللہ ہے اور ہم مرزا کو محمد رسول اللہ مان کر اس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس لیے ہمیں نیا کلمہ بنانے کی ضرورت نہیں۔

قادیانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو کفر کہتے ہیں

کیسا ہے کہ انہوں نے نبی الگ بنایا، قرآن الگ بنایا (جس کا نام "تذکرہ" اور جس کی حیثیت مرزائیوں کے نزدیک وہی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک توریت، زبور، انجیل اور قرآن کریم کی ہے) امت الگ بنائی، شریعت الگ بنائی، کلمہ الگ مگر الفاظ وہی استعمال کئے، اپنے دین کا نام اسلام رکھتے ہیں۔ اور ہمارے دین کا نام کفر رکھتے ہیں۔ جو دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چلا آتا تھا وہ قادیانیوں کے نزدیک (نعوذ باللہ) کفر ہو گیا، ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم ہمیں جو کافر کہتے ہو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کس بات کا انکار کیا ہے؟ کیا مرزا کے آنے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کفر بن گیا؟ مرزا سے پہلے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام کہلاتا تھا، اور اس کو ماننے والے مسلمان کہلاتے تھے۔ لیکن مرزا آیا اور اس کی بدقدمی سے محمد رسول اللہ کا دین کفر بن گیا۔ اور اس کے ماننے والے کافر کہلائے۔ (العیاذ باللہ)

اس سے بڑھ کر غضب کیا ہو سکتا ہے؟ مرزا کے دو جرم ہوئے ایک یہ کہ نبوت کا دعویٰ کرکے ایک نیا دین ایجاد کیا۔ اور اس کا نام اسلام رکھا۔ دوسرا جرم یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو کفر کہا۔ مرزا کے دین کے ماننے والے مسلمان اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ان کے نزدیک کافر — مجھے بتائیے کہ کیا کسی یہودی نے، کسی عیسائی نے، کسی ہندو سکھ نے، کسی چوہڑے چمار نے، کسی پارسی مجوسی نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ اب تو آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کفر کس قدر بدترین ہے۔ اور یہ دنیا بھر کے کافروں سے بدتر کافر ہیں۔

مسلمانوں کا قادیانیوں سے رعایتی سلوک

یہ زندیق ہیں جو اسلام کو کفر اور کفر کو اسلام کہتے ہیں اور شریعت کے مطابق زندیق واجب القتل ہوتا ہے۔ یہ تو ہماری ان کے ساتھ بھاری رعایت ہے کہ ان کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے۔ یہ دنیا میں شور مچاتے ہیں کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ یہ حکومت پاکستان کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں حکومت نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ ان کو صرف یہ کہا کہ تم محمد رسول اللہ کے دین کو کفر اور اپنے دین کو اسلام نہ کہو۔ قادیانیوں پر اس سے زیادہ اور کوئی پابندی نہیں لگائی۔ شریعت کے فتویٰ سے تم واجب القتل ہو۔ حکومت پاکستان نے تمہیں رعایت دے رکھی ہے۔ تم پاکستان میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو۔ اس کے باوجود کبھی اقوام متحدہ میں کبھی یہودیوں اور عیسائیوں اور نہ معلوم کن کن لوگوں کی عدالتوں میں تم فریاد کرتے ہو۔ کہ حکومت پاکستان نے ہمارے حقوق غصب کر لیے ہیں، حکومت پاکستان نے تمہارے کیا حقوق غصب کر لیے؟ ہم نے تمہارا کیا قصور کیا ہے؟ پاکستان کی حکومت نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ تم سے صرف یہ کہا گیا ہے کہ کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہمارا ہے۔ ہم کیسے اجازت دیں کہ تم شراب پر زمزم کا لیبل لگا کر بیچو؟ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم کتے اور خنزیر کا گوشت حلال ذبیحہ کے نام سے فروخت کرتے رہو۔ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم مرزا کانے کو محمد رسول اللہ کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کرو۔ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں کہ تم اپنے کفر اور زندقہ

قادیانی اپنے کفر پر اسلام کا لیبل چپکا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں

کو اسلام کے نام سے پھیلاؤ، تمہارے منہ پر "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے منافقانہ الفاظ ادا کرنا ہمارے کلمہ طیبہ کی توہین ہے ہمارے نبی کی توہین، ہمارے اسلام کی توہین ہے۔ ہم تمہیں کس توہین کی اجازت کس طرح دیں؟ تم کلمہ پڑھ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو۔ اور ہم اس کے جواب میں وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارے میں فرمائی:

واللہ یشھد انھم لکٰذبون۔

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

خلاصۂ گفتگو

اب تک میں ایک ہی سوال کا جواب دے سکا ہوں کہ قادیانیوں میں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق کیا ہے؟

...ہو گئی۔ جو خود مسلمان سے عیسائی نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ انہوں نے اپنے آباؤ اجداد سے عیسائی مذہب لیا تھا۔ گویا وہ اصلی کافر کہلائے گی۔ اور ان پر مرتد کے احکام جاری نہیں ہوں گے کیونکہ مرتد کی اولاد مرتد نہیں۔ وہ سادہ کافر ہے۔ اس لیے اس پر حکم مرتد نہیں ہے۔ الغرض مرتد کی پیڑھی بدل جائے تو وہ پھر پیڑھی مرتد نہیں کہلاتی۔

زندیق مرزائی کی نسل کا حکم

لیکن قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں، ان کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا۔ سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا۔ کیوں؟ اس لیے کہ ان کا جو جرم ہے۔ یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا، یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں پایا جاتا ہے۔

چھوڑ کر قادیانی بنے ہوں یا پیدائشی قادیانی ہوں۔ اس نکتہ کو خوب سمجھ لیجئے۔ بہت سے لوگوں کو قادیانیوں کی یہ حقیقت معلوم نہیں۔

قادیانیوں کے بارے میں مسلمانوں کو غیرت سے کام لینا چاہئے

قادیانیوں کے جرم کی پوری وضاحت میں نے آپ حضرات کے سامنے کر دی۔ اب مجھے آپ حضرات سے ایک بات کہنی ہے پہلے ایک مثال دوں گا۔ مثال تو بھدی سی ہے۔ مگر سمجھانے کے لیے مثال سے کام لینا پڑتا ہے۔

جس طرح حرام گوشت کو حلال کہہ کر بیچنے والا مجرم ہے اسی طرح قادیانی بھی مجرم ہے

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ دوسرے کافر تو سادے کافر ہیں۔ اور قادیانی صرف کافر و غیر مسلم نہیں، بلکہ وہ اپنے کفر کو اسلام کہنے اور اسلام کو کفر قرار دینے کے بھی مجرم ہیں۔ لہٰذا یہ زندیق ہیں۔ اور زندیق مرتد کی طرح واجب القتل ہیں۔

مرتد کی نسل کا حکم

اب میں ایک اور مسئلہ کا ذکر کرتا ہوں۔

اصول یہ ہے کہ مرتد کو تین دن کی مہلت کے بعد قتل کر دیا جاتا ہے۔ لیکن مرتدوں کی ایک جماعت بن جائے، ایک پارٹی بن جائے۔ اور اسلامی حکومت ان پر قابو نہ پا سکے کہ اس لیے وہ قتل نہ کیے جا سکیں اور رفتہ رفتہ اصل مرتد مر کھپ جائیں۔ اور ان مرتدوں کی نسل جاری ہو جائے۔ مثال کے طور پر کسی بستی کے لوگوں نے متفقہ طور پر عیسائیت قبول کر لی تھی (نعوذ باللہ) عیسائی بن گئے تھے۔ اب کسی نے ان کو پکڑ کر قتل نہیں کیا، یا وہ پکڑ میں نہیں آسکے۔ اس کے بعد یہ لوگ جو خود عیسائی بنے تھے مر کر ختم ہو گئے پیچھے ان کی نسل

مرتد اور زندیق کی نسل کا حکم

مرتد کا جرم یہ تھا کہ اس نے اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کیا، یہ جرم اصل مرتد تک محدود ہے۔ دوسری نسل میں یہ جرم مفقود ہو گیا۔ کیونکہ دوسری نسل نے اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار نہیں کیا۔ بلکہ ان کو یہ کفر ورثے میں ملا۔ اس لیے وہ تو سادہ کافر ہے۔ مرتد کا حکم اس دوسری نسل پر جاری نہیں ہوگا۔

لیکن قادیانی جتنے بھی ہیں۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں، قادیانی زندیق بنے ہوں۔ یا وہ ان کے جو "پیدائشی احمدی" ہوں، قادیانیوں کے گھر میں پیدا ہوئے اور یہ کفر ان کو ورثے میں ملا ہو، ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندیق کا ــــ کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں۔ ان کا جرم یہ ہے کہ وہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں، اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے خواہ وہ اسلام

ایک باپ کے دس بیٹے تھے۔ جو اس کے گھر پیدا ہوئے، وہ ساری عمر ان کو اپنا بیٹا کہتا رہا۔ باپ مر گیا۔ اس کے انتقال کے بعد ایک غیر معروف اٹھا۔ اور یہ دعویٰ کیا کہ میں مرحوم کا صحیح بیٹا ہوں۔ یہ دسوں کے دس لڑکے اس کی ناجائز اولاد ہے۔

میں یہ مثال فرض کر رہا ہوں۔ اور اس سلسلہ میں آپ سے دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ دنیا کا کوئی صحیح الدماغ آدمی اس شخص کے دعوے کو قبول کرے گا؟ یہ غیر معروف آدمی جس نے مرحوم کی زندگی میں کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ فلاں شخص کا بیٹا ہوں۔ نہ مرحوم نے اپنی زندگی میں کبھی یہ دعویٰ کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ کیا دنیا کی کوئی عدالت اس شخص کے دعوے کو سن کر یہ فیصلہ دے گی کہ یہ شخص مرحوم کا حقیقی بیٹا ہے اور باقی دس لڑکے مرحوم کے بیٹے نہیں؟

دوسری بات مجھے آپ سے یہ پوچھنی ہے کہ یہ شخص جو باپ کے دس بیٹوں کو حرامزادہ کہتا ہے اور وہ ان کو ان کے باپ کی جائز اولاد تسلیم نہیں کرتا، ان دس لڑکوں کا

ردعمل اس شخص کے بارے میں کیا ہوگا ؟

ان دونوں باتوں کو ذہن میں رکھ کر سنیے ! ہم بحمداللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں آپ کے لائے ہوئے پورے دین کو مانتے ہیں ۔ الحمدللہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد ہیں ۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ۔ بلکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے ۔

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم

نبی مومنوں کے ساتھ خود ان کے نفس سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک امتی کو اپنی جان سے اتنا تعلق نہیں جتنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ذات سے ہے ۔

وازواجہ امہاتہم ـــــ اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور ایک قرأت میں ہے : وھو اب لہم ، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے باپ ہیں ، ظاہر بات ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہماری مائیں ہیں ۔ چنانچہ ہم سب ان کو "امہات المومنین" کہتے ہیں ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ، ام المومنین خدیجہ الکبریٰ ، ام المومنین میمونہ ، ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہن ہم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ ام المومنین کہتے ہیں ۔ تو جب یہ ہماری مائیں ہوئیں ۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ ہوئے ـــــ اولاد میں کوئی ، ماں باپ کا زیادہ فرمانبردار ہوتا ہے کوئی کم ، کوئی زیادہ خدمتگار ہوتا ہے ، کوئی کم ، کوئی زیادہ منہ زور ہوتا ہے کوئی کم ، کوئی زیادہ سمجھدار عقلمند ہوتا ہے کوئی کم ـــــ اولاد ساری ایک جیسی نہیں ہوتی ۔ ان میں فرق ضرور ہوتا ہے ۔ لیکن ساری کی ساری باپ ہی کی اولاد ہے ۔

تیرہ صدیوں کے مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد تھی ۔ چودھویں صدی کے شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کھڑا ہوا ۔ اس نے کہا کہ حضور کی روحانی اولاد صرف میں ہوں ۔ باقی سارے مسلمان کافر ہیں ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پوری امت کے مسلمان حضور کی روحانی اولاد نہیں بلکہ نعوذ باللہ ناجائز اولاد ہیں ۔ حرامزادے ہیں ۔

مجھے معاف کیجیے ! میں مرزا غلام احمد کے صاف صاف الفاظ نقل کر رہا ہوں ۔

ہم پوری دنیا کی مہذب عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کر کے کہتے ہیں کہ اگر کسی مجہول النسب کا یہ دعویٰ لائق سماعت نہیں کہ میں مرحوم کا حقیقی بیٹا ہوں ۔ باقی دس کے دس بیٹے ناجائز اولاد ہیں ۔ تو غلام احمد کا یہ بد باطنی دعویٰ کیونکر لائق سماعت ہے کہ وہ (مجہول النسب ہونے کے باوجود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی بیٹا ہے ۔ اور آنحضرت کی ساری کی ساری امت کافر ہے ۔ ناجائز اولاد ہے ۔ آخر کس جرم میں پوری امت کا رشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر ان کو کافر اور ناجائز اولاد قرار دیا گیا ـــــ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دین کو الف سے لے کر یا تک مانتے ہیں ۔ ہم نے کوئی تبدیلی نہیں کی ۔ ہم نے کوئی عقیدہ نہیں بدلا ۔ عقیدے غلام احمد نے بدلے اور کافر اور حرامزادے پوری امت کو کہا ۔

ایک قادیانی سے میری گفتگو ہوئی ۔ میں نے اس سے کہا کہ تیرہ صدیاں سے مسلمان چلے آتے تھے ۔ مرزا غلام احمد کے دعویٰ پر ہمارا تمہارا اختلاف ہوا ، اور چودھویں صدی سے یہ اختلاف شروع ہوا ۔ اب میں آپ سے انصاف کی بات کہتا ہوں کہ اگر ہمارے عقیدے تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے مطابق ہیں تو تم ان کو مان لو ، اور غلام احمد کو چھوڑ دو ۔ اور اگر تمہارے عقیدے تیرہ صدیوں کے مسلمانوں کے مطابق ہیں تو ہم تم کو سچا مان لیں گے ۔ لیجیے ہمارا اور تمہارا اختلاف فوراً ختم ہو سکتا ہے ۔ یہ انصاف کی بات ہے اور دونوں فریقوں کے لیے برابر کی بات ہے ۔ وہ قادیانی سیالکوٹ کا پنجابی تھا ۔ میری بات سن کر کہنے لگا کہ مولوی جی بات اصل یہ ہے کہ اگر ہم مرزا صاحب کو سچا مانیں تو ساری تیرہ صدیاں جھوٹی سمجھیں ۔ اب آپ سمجھ گئے ہوں گے ، مرزا غلام احمد دعویٰ کرتا ہے کہ صرف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی بیٹا ہوں باقی سب مسلمان ناجائز اولاد ہیں ۔ اور یہ شخص اپنے آپ کو روحانی بیٹا کہہ کر پوری دنیا کو گمراہ کر رہا ہے ۔

میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ان دس بیٹوں کا حرامزادہ ہونا کوئی شخص تسلیم نہیں کرے گا ۔ جو اس کے گھر پیدا ہوئے ۔ اس کی بیوی کی اولاد سے پیدا ہوئے ۔ اور ایک غیر معروف اور مجہول النسب آدمی ، جس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں کہ وہ کس میراثی کی اولاد ہے ۔ اگر وہ آکر دعویٰ کرے گا تو کوئی اس کے دعوے کو نہیں سنے گا ۔ میں کہتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں میں ان دس بیٹوں جتنی بھی **غیرت** نہیں ۔ آپ قادیانیوں کی یہ بات کیسے سن لیتے ہیں ۔ کہ دنیا بھر کے علمائے کرام غلط کہتے ہیں اور مرزا ٹھیک کہتا ہے ۔ دنیا بھر کے مسلمان کافر ہیں ۔ اور مرزا مسلمان ہے ۔ وہ تمہیں یہ سبق پڑھانے کے لیے تمہاری مجلسوں میں آتے ہیں ۔ اور آپ بڑے اطمینان سے ان کی باتیں سن لیتے ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی عقلمند ایسا نہیں ہوگا ۔ جس کی عدالت میں یہ مقدمہ لے جایا جائے ۔ اور وہ ایک مجہول النسب شخص کے دعوے پر دس بیٹوں کے حرامزادے ہونے کا فیصلہ کر دے ۔ اور ان دس بیٹوں میں کوئی ایسا بے غیرت نہیں ہوگا جو اس مجہول النسب شخص کے دعوے کو سننا بھی گوارا کرے ۔ لیکن کیسے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے بدھو بھائی قادیانیوں کے اس دعوے کو سن لیتے ہیں ۔ اور انہیں **ذرا بھی غیرت** نہیں آتی ۔

میرا اور آپ کا ہر مسلمان کا فرض کیا ہونا چاہیے ؟ قادیانیت نے ہمارا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹنے کی کوشش کی ہے ۔ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں ، حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو مانتے ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین جس کو ہم مانتے ہیں ۔ وہ تو کفر نہیں ہو سکتا ۔ جو شخص ہمیں کافر کہتا ہے وہ ہمارے دین کو کفر کہتا ہے اور وہ ہمارا رشتہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹتا ہے وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ سب ناجائز اولاد ہیں ۔

اب مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا کیا ہونا چاہیے ؟ ہماری غیرت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک قادیانی بھی زندہ نہ رہنے دیں ، پکڑ پکڑ کر خبیثوں کو مار دیں ۔ میں جذباتی بات نہیں کہہ رہا ۔ بلکہ حقیقت بتا رہا ہوں ۔ اسلام کا فتویٰ یہی

ہے۔ مرتد اور زندیق کے بارے میں اسلام کا قانون یہی ہے مگر یہ داروگیر حکومت کا کام ہے۔ ہم انفرادی طور پر اس پر قادر نہیں۔ اس لیے کم از کم اتنا تو ہونا چاہیے کہ ہم قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق کریں۔ ان کو اپنی کسی مجلس میں کسی محفل میں برداشت نہ کریں۔ ہر سطح پر ان کا مقابلہ کریں۔ اور جھوٹے کو اسکی ماں کے گھر تک پہنچا کر آئیں۔ الحمد للہ ہم نے جھوٹے کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچا دیا ہے۔ برطانیہ قادیانیوں کی ماں ہے۔ جس نے ان کو جنم دیا۔ اب ان کا گرو مرزا طاہر اپنی ماں کی گود میں جا بیٹھا ہے۔ اور وہاں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو للکار رہا ہے۔ یورپ، امریکہ، افریقہ کے وہ بھولے بھالے مسلمان جو نہ اسلام کو پوری طرح سمجھتے ہیں۔ نہ ان کو حقیقت حال کا علم ہے۔ وہ قادیانیت کو نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے؟ ان کو اہل علم کے پاس بیٹھنے کا بھی موقع نہیں ملتا۔ ہمارے ان بھولے بھالے بھائیوں کو قادیانی، مرتد بنانے کا فیصلہ کر چکے ہیں اور وہ اس کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس کے لیے اربوں کھربوں کے میزانیے بنا رہے ہیں ——— لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی حضرت ختمی مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری دنیا میں بلند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس طرح پاکستان میں قادیانیوں کی حقیقت کھل چکی ہے، اور مسلمانوں سے کاٹے جا چکے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز پوری دنیا میں دنیا کے ایک ایک حصے میں قادیانیوں کی قلعی کھل کر رہے گی۔ ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا اس حقیقت کو تسلیم کرے گی کہ مرزائی مسلمان نہیں۔ بلکہ یہ اسلام کے غدار ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار ہیں۔ پوری انسانیت کے غدار ہیں ——— انشاء اللہ پوری دنیا میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلے گی۔ اور آخری فتح انشاء اللہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے غلاموں کی ہوگی ——— پاکستان میں بھی یہ لوگ ایک عرصے تک مسلمان کہلاتے رہے، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی قربانیاں رنگ لائیں۔ اور قادیانی ناسور کو جسد ملت سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا انشاء اللہ پوری دنیا میں دیر سویر یہی ہوگا۔ الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالمی سطح پر کام شروع کر دیا ہے جس میں ہر اس مسلمان سے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا خواستگار ہے، یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ختم نبوت کے جھنڈے کو پورے عالم میں بلند کرنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کرے۔ اور تمام مسلمان قادیانیوں مرزائیوں کے بارے میں ایمانی و دینی غیرت کا مظاہرہ کریں ——— ہر مسلمان اس سلسلہ میں جو قربانی پیش کر سکتا ہو وہ پیش کرے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نواں جنڈانوالہ میں مجلس کا قیام

نواں جنڈانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) مدرسہ مدینۃ العلوم جنڈانوالہ میں ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک اجلاس ہوا جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدے دار منتخب ہوئے اور آئندہ شہری سطح پر جماعت کو منظم طریقے سے چلانے کا عہدہ کیا گیا۔ علاوہ ازاں ۲۵ نومبر کو مجلس تحفظ ختم نبوت جنڈانوالہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ بعد نماز عشاء شہری مسجد بازار والی میں منعقد ہوا اور بہت کامیاب ہوا جلسہ کی صدارت پیر طریقت امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ کے صاحبزادے جناب حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے کی اور مبلغ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مدرسہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ کندیاں نے خطاب عام فرمایا۔ انتخاب حسب ذیل ہے سرپرست اعلیٰ مولوی محمد اسحاق صاحب جنڈانوالہ تحصیل کلورکوٹ ضلع بھکر۔

نائب سرپرست حافظ محمد عباس صاحب۔ مدرس تعلیم القرآن

امیر مولانا محمد یوسف صاحب۔ مدرسہ مدینۃ العلوم

نائب امیر اوّل قاری فتح محمد صاحب۔

نائب امیر دوم جناب رانا محمد رفیق صاحب ہوٹل والا جنڈانوالہ

جنرل سیکرٹری حافظ محمد الیاس واچ میکر نواں جنڈانوالہ

نائب سیکرٹری اوّل مولانا محمد حنیف صاحب۔

نائب سیکرٹری دوئم رانا محمد یوسف آسی بان فروش۔

خازن حافظ عبدالستار صاحب۔ مدینۃ العلوم

نشرو اشاعت جناب عطا محمد صاحب۔ زرگر۔

سالار اعلیٰ رانا محمد اسلم صاحب ہوٹل والا۔

سالار نائب اوّل غلام یٰسین صاحب ملک

پراپیگنڈہ سیکرٹری رانا عبدالغنی دکاندار

نائب پراپیگنڈہ سیکرٹری اوّل رانا فضل دار

نائب دوئم علی حسن صاحب۔ دوئم سیکرٹری پراپیگنڈہ۔

قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی کا خیر مقدم

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق آباد (ربوہ) کے رہنماؤں مولانا خدا بخش اور قاری شبیر احمد عثمانی نے اپنے ایک مشترکہ اخباری بیان میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی لگانے کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے ان رہنماؤں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی تبلیغ پر مکمل پابندی لگائی جائے اور قادیانیوں کے رسائل ہفت روزہ لاہور، ماہنامہ خالد، ماہنامہ انصار اللہ، ماہنامہ مصباح، ماہنامہ تشحیذ الاذہان وغیرہ کے ڈیکلریشن منسوخ کئے جائیں اور قادیانیوں کی پریس کو ضبط کیا جائے چونکہ قادیانی خلاف اسلام مواد شائع کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں جنہیں کوئی غیرت مند مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔

یوتھ فورس کے جنرل سکریٹری کو صدمہ

کنڈا پاک (نمائندہ ختم نبوت) تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کنڈا کے جنرل سکریٹری جناب الطاف حسین کے والد محترم کا گزشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون، مرحوم نے گورنمنٹ ہائی اسکول کنڈا میں پی ٹی ٹیچر کی حیثیت سے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ تحفظ ختم نبوت کے ایک ہنگامی اجلاس میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی اور مرحوم کے پسماندگان سے نہایت غم و افسوس کا اظہار کیا گیا۔

ٹرینیڈاڈ سے مولنا محمد اخلاص صاحب

اور کینیڈا سے عامر صاحب کی آمد

ٹرینیڈاڈ میں سے مجلس تحفظ ختم نبوت العالمی کے ترجمان حضرت مولنا محمد اخلاص صاحب عمرہ کیلئے جاتے ہوئے بمبئی سے کراچی پہنچے اور دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں تشریف لائے۔ یہاں انہیں مجلس کا مختلف لٹریچر پیش کیا۔ عمرہ سے واپسی پر بھی وہ کراچی پہنچے اور مجلس کے راہنماؤں سے ملاقاتیں کیں علاوہ ازیں کینیڈا سے جناب عامر صاحب تشریف لائے انہیں بھی لٹریچر دیا گیا انہوں نے کینیڈا کے ایک شہر کے لئے دس پرچوں کی ایجنسی جاری کرائی۔

بقیہ :- کوئٹہ

سماعت بے نہیں ہے عدالت نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد درخواست کو خارج کر دیا۔ قادیانیوں نے ایڈیشنل سیشن جج میر محمد انور لہری کی عدالت میں نگرانی کی اپیل دائر کی عدالت نے قادیانی اور مسلمانوں کے وکلاء کے دلائل کی سماعت کا جمعرات کو عدالت نے قادیانیوں کی اپیل کو مسترد کر دیا اور سٹی مجسٹریٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

بقیہ :- آپ کے مسائل

خدا بالفم بمعنی مالک صاحب چوں لفظ خدا مطلق باشد بر غیر ذات باری تعالیٰ اطلاق نکنند مگر در صورتیکہ بچیزے مضاف شود، چوں کدخدا، دہ خدا" ٹھیک یہی مفہوم اور یہی استعمال عربی میں لفظ رب کا ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ "اللہ" تو حق تعالیٰ شانہٗ کا ذاتی نام ہے جس کا دوسری کوئی ترجمہ ہو سکتا ہے نہ کیا جاتا ہے۔ دوسرے اسمائے الٰہیہ صفاتی نام ہیں جن کا ترجمہ دوسری زبانوں میں ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اب اگر اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں میں سے کسی بابرکت نام کا ترجمہ غیر عربی میں کر دیا جائے اور اہل زبان اس کو استعمال کرنے لگیں تو اس کے جائز نہ ہونے اور اس کے استعمال کے ممنوع ہونے کی آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اور جب لفظ "خدا" صاحب اور مالک کے معنیٰ میں ہے اور لفظ "رب" کے مفہوم کی ترجمانی کرتا ہے تو آپ ہی بتائیے کہ اس میں مجوسیت یا عجمیت کا کیا دخل ہوا کیا انگریزی میں لفظ "رب" کا کوئی ترجمہ نہیں کیا جائیگا؟ اور کیا اس ترجمے کا استعمال یہودیت یا نصرانیت بن جائیگی؟ افسوس ہے کہ لوگ اپنی ناقص معلومات کے بل بوتے پر خود رائی میں اس قدر آگے بڑھ جاتے ہیں کہ انہیں اسلام کی پوری تاریخ سیاہ نظر آنے لگتی ہے اور وہ چودہ صدیوں کے تمام اکابر کو گمراہ یا کم سے کم فریب خوردہ تصور کرنے لگتے ہیں یہی خود رائی انہیں جہنم کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ واللہ اعلم۔

بقیہ :- بزم ختم نبوت

صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں پھر ہمارے دوست کیسے ہو سکتے ہیں! ختم نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ ڈالنے والے ان ڈاکوؤں سے ہمارا کیا رشتہ، ہمارا کیا واسطہ!

مسلمانو! چند دنوں کی زندگی ہے آخر قبر میں جانا ہے اگر ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے طلبگار ہیں۔ تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ان دشمنوں سے رابطہ اور تعلقات ختم کریں۔

محمد اقبال حیدرآباد

بقیہ :- مجھ پر کیا بیتی

رہائش کا مسئلہ پیدا ہوا تو میں نے بادامی باغ میں جھگی بنالی یہاں پھر لاہور کے قادیانی مجھے پریشان کرنے لگے، آخر لاہور ختم نبوت کے مبلغ مولانا کریم بخش مجھے علی پور لے گئے یہاں روزگار کی وجہ سے زیادہ دیر قیام نہ کر سکا اور لیہ میں آکر مستری کا کام شروع کر دیا، چالیس دن کے بعد یہاں کے قادیانیوں نے میرے ساتھ شرارتیں کرنا شروع کر دیں اور زدوکوب کرنا شروع کر دیا، میں اپنے مسلمان بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ میری طرح ہزاروں افراد قادیانیت پر لعنت بھیجنے کے لئے میدان میں آ سکتے ہیں لیکن انہیں تحفظ ملنا چاہئیے۔

بقیہ :- حضرت ابراہیم بن ادہمؒ

از خود پر سوار ملا۔ اس نے کہا، اے شیخ کدھر کا رخ ہے "فرمایا: "بیت اللہ جانے کا ارادہ ہے۔" اعرابی بولا: "اتنا لمبا سفر، اور آپ کے پاس کوئی سواری نہیں منزل کیونکر طے ہوگی؟"

فرمایا۔ میرے پاس کئی سواریاں ہیں۔ جو تم کو نظر نہیں آتیں۔ جب بلاؤں کا ہجوم ہوتا ہے تو صبر کی سواری کر لیتا ہوں۔ نعمتیں ملتی ہیں تو شکر کے گھوڑے پر چڑھ جاتا ہوں۔ اور جب نفس کسی چیز کی طرف بلاتا ہے تو سمجھ جاتا ہوں۔ کہ عمر زیادہ گئی۔ اور تھوڑی باقی رہ گئی"۔

اعرابی نے کہا: "آپ بے شک سفر کریں۔ سچ ہے۔ کہ آپ سوار ہیں اور میں پیادہ ہوں"۔

بقیہ :- ہم اور ہمارے نبیؐ

خدا انہیں امہات المومنین رضی اللہ عنہن جیسا شرم پردہ دے یہ مردوں کی طرح حجامت بنواتی ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اسلامی تعلیم ہمارے گھروں سے دور ہو چکی ہے۔ خدا ہم سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی اتباع کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

بقیہ :- خصائل نبویؐ

گزر چکی ہے اور باوجود اختلافات اس گئے گزرے دور میں بھی پائی جاتی ہے کسی نبی کی امت میں ایسی مسلسل نہیں پائی جاتی نیز ملحمہ کے معنیٰ فتنۂ عظیم کے بھی ہیں۔ اس اعتبار سے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام صحیح ہے اس لیے کہ اس امت میں قیامت کے قریب ایسے ایسے بڑے بڑے اور سخت فتنے پیدا ہوں گے۔ جن کی نظیر کسی بھی نبی کی امت میں نہیں ہے ایک دجال ہی کا فتنہ ایسا سخت ہے کہ حد نہیں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے کہ ہر نبی نے دجال کے فتنے سے لوگوں کو ڈرایا ہے۔ ایسے یاجوج ماجوج کا خروج وغیرہ وغیرہ سخت حوادث آنے والے ہیں۔ جن کے آثار شروع ہیں۔ اللہم احفظنا منہا بمنک وفضلک وجاہ نبیک و حبیبک۔

مولانا قاضی محمد اطہر مبارکپوری

اسلامی عدالت کی برکت

پرانی خبر ہے کہ سنگاپور کے مسلمانوں میں طلاق کم ہو گئی ہے ایک بیان کے مطابق یہاں مسلمانوں میں طلاق کی شرح پچاس فی صدی کم ہو گئی ہے۔ ۱۹۵۸ء سے پہلے مسلمانوں کے دینی مسائل عام عدالتوں میں پیش ہوتے تھے مگر اس کے بعد طلاق کے معاملات خاص شرعی عدالت میں قاضی کے رُوبرُو پیش کئے جانے لگے ہیں، اور قاضی حتی الامکان فریقین میں مصالحت کی کوشش کرتے ہیں، اس وجہ سے اب مسلمانوں میں طلاق کی تعداد پہلے کے مقابلہ میں آدھی رہ گئی ہے۔

یہ ہے اسلامی قضا اور عدالت کی ظاہری برکت جو اسلامی معاشرہ اور مسلمانوں کی ازدواجی زندگی میں کھل کر ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح جس معاشرہ میں اسلامی اصول پر عمل کیا جاتا ہے اس میں برکتوں کا ظہور ہوتا ہے، جہاں ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہاں چوری نہیں ہوتی اور لوگ بے خوف و خطر سوتے ہیں جہاں رجم کا اجراء ہوتا ہے وہاں بدکاری ختم ہو جاتی ہے اور عزت و آبرو محفوظ ہو جاتی ہے جہاں قصاص اور دیت کا معاملہ ہوتا ہے وہاں قتل و خون سے نجات مل جاتی ہے اور انسانیت معزز و محترم ہو جاتی ہے۔ جہاں تک میاں بیوی کے درمیان جھگڑے رنجش اور اس کے نتیجہ میں طلاق کی بات کا تعلق ہے اس کی صرف ایک وجہ ہے اور وہ یہ کہ دونوں کے مابین کچھ غلط فہمیاں اور بے اعتدالیاں ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اسلام نے پہلے افہام و تفہیم اور جانبین سے صلح و مصالحت کی یہ راہ بتائی ہے کہ دونوں طرف سے کچھ لوگ جمع ہوں اور دونوں کی بات سُن کر فیصلہ کریں یا قاضی کی عدالت میں مقدمہ پیش کریں اور میاں بیوی کے درمیان یوں صلح و مصالحت کی بات چیت کی ہو جیسے بچے آپس میں مار پیٹ کر لیتے اور سمجھا بجھا کر ان کو ملا دیا جاتا ہے اسلام میں شادی بیاہ اور نکاح و طلاق صرف دنیاوی معاملہ بندی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے شرعی حدود و حقوق ہیں۔ جن کی نگرانی طرفین کو کرنی ضروری ہے اور جب اس میں کوتاہی ہوتی ہے تو دونوں کو سمجھانے بجھانے کے لئے قاضی کی عدالت میں رجوع کیا جاتا ہے۔ جو شریعت کے اصول کے ماتحت اس معاملہ میں غور و فکر کر کے فیصلہ دیتا ہے۔ یورپ نے نکاح کو بھی ملکی اور قومی معاملہ بنا کر کلیسا سے نکال دیا اور ملکی عدالتوں کو فیصلہ کا حق دیدیا۔ مگر اسلام میں یہ صرف قومی اور معاشرتی معاملہ نہیں ہے بلکہ شرعی اور دینی حیثیت بھی رکھتا ہے۔

ہارون آباد میں جلسۂ ختم نبوت

ہارون آباد (رپ ر) علاقہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو دیکھ کر مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ریلوے مسجد ہارون آباد کے اراکین نے ایک جلسۂ عام کا پروگرام مرتب کیا اس کے لیے علامہ خالد محمود صاحب پی ایچ ڈی لندن اور حضرت مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت بہاولپور کی تاریخیں لی گئیں۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب نے ظہر کے بعد عصر تک ختم نبوت کے سلسلے میں مفصل خطاب فرمایا، جس سے لوگوں کو کافی فائدہ ہوا، دوسری طرف ۲ بجے دوپہر بار کونسل ہارون آباد میں علامہ خالد محمود صاحب نے وکلاء کو خطاب فرمایا تقریباً ایک گھنٹے کے اس خطاب میں حضرت علامہ صاحب نے افریقہ کی غیر مسلم عدالت کے فیصلہ پر روشنی ڈالی۔ مفصل خطاب کے بعد وکلاء نے سوالات کئے حضرت علامہ صاحب نے سوالات کے تشفی بخش جواب دیئے، ایک قادیانی وکیل نے بھی متعدد سوالات کئے جن کے جواب پا کر وہ لاجواب ہو گیا۔ سوالات و جوابات سن کر باقی وکلاء نے اس قادیانی وکیل سے بآواز بلند کہا کہ اب بھی مسلمان ہو جاؤ کیوں اپنی آخرت تباہ کرتے ہو اب تو تمہارے لیے کوئی حجت باقی نہیں رہی۔ رات کو جلسہ عام تھا اس جلسہ کی صدارت سلسلہ نقشبندیہ غفوریہ کے شیخ حضرت ثانی نامزمان صاحب خاکوانی مدظلہ العالی نے فرمائی، اس کے بعد مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ریلوے مسجد ہارون آباد سے فارغ شدہ طلبہ کی دستار بندی حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، و جانشین حضرت مولانا اللہ بخش صاحب بہاولنگری رحمہ اللہ اور حضرت مولانا پیر علاؤالدین صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمہ اللہ نے کرائی۔ دستار بندی کے بعد حضرت مولانا عبدالمجید صاحب انور مدظلہ العالی استاذ حدیث جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال نے مختصر خطاب فرمایا ان کے بعد حضرت علامہ خالد محمود صاحب نے مسئلہ ختم نبوت پر مفصل خطاب کیا۔

سیرت کانفرنس میں قادیانیوں کے خلاف

قرارداد منظور کرنے پر مسرت کا اظہار۔

جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم کا نمائندہ عظیم الشان اجتماع کو بین الاقوامی حالیہ سیرت کانفرنس کے انعقاد پر اور کانفرنس میں اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے بارے میں قرارداد پیش کر کے متفقہ طور پر منظور کروانے پر مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ عظیم اجتماع وزیر اعظم محمد خان جونیجو صاحب کے اس بیان کو بھی نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس میں انہوں نے سیرت کانفرنس میں بنیادی عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے فتنہ قادیانیت کو کچلنے کا اظہار فرمایا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں جلد عملی قدم اٹھایا جائے۔

مولانا سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی کا تبلیغی دورہ

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) مولانا سید ممتاز الحسن شاہ صاحب گیلانی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ٹوبہ ٹیک سنگھ کا دورہ کیا جہاں انہوں نے مسجد زبیدہ و مسجد بلال میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا اسی طرح علاقہ کی معروف درسگاہ مدرسہ رحیمیہ نزد غلہ منڈی زار گرہ، قدیم مدرسہ ربانیہ اور سیطپور کا دورہ کیا اس دورے میں مولانا رشید احمد نائب مہتمم، مولانا انور احمد مظاہری اور دیگر احباب سے ملاقاتیں کیں۔ بعد ازاں انہوں نے مظفر گڑھ کا دورہ کیا، جمعہ کا خطبہ مدنی مسجد علی پور میں دیا۔

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

ہے ربط مجھے خاص مدینے کی زمیں سے

ہے ربط مجھے خاص مدینے کی زمیں سے
آتی ہے ہوا لطف و عنایت کی وہیں سے

اے موجِ ہوائے درِ اقدس مجھے لے چل
ہر گام مرے پاؤں الجھتے ہیں زمیں سے

طیبہ میں نظر آتے ہیں کچھ ایسے بھی عشّاق
جو واسطہ رکھتے نہیں فردوسِ بریں سے

ہیچ اسکی نظر میں ہے یہ کل عالمِ ہستی
ہو عشق جسے گنبدِ خضرا کے "مکیں" سے

ہر لحظہ ہوا کرتا ہے دل کو مرے احساس
جیسے کہ وہ گذرے ہیں ابھی میرے قریں سے

ہو جائے جو آقا کا خدا بھی ہے اُسی کا
آواز یہ آتی ہے مجھے عرشِ بریں سے

غازیؔ میں بناؤں گا اُسے آنکھ کا سُرمہ
گر خاکِ قدم اُنکی میں پا جاؤں کہیں سے

مسلم غازیؔ